۹۲/۷۸۶

کہہ دو اعدا سے کہ جانوں کی منائیں اب خیر

برق ہے خنجرِ خونخوار ہے خامہ تیرا

ایک نام نہاد مصلح کی تلبیس شیطانی کا انکشاف

مسمّٰی بنام

انکشاف التلبیس الجدید

بجواب

"کچھ اور الزامات کی تردید"

از حضرت علامہ مفتی محمد عبد الرحمٰن صاحب قادری

حشمتی دار الافتاء الجامعۃ الحشمتیہ، مشاہد نگر ماہم ضلع گونڈہ

ناشر: مکتبہ حشمتیہ مشاہد نگر ماہم ضلع گونڈہ

Scanned by CamScanner

۹۲/۷۸۶

کہہ دو اعدا سے کہ جانوں کی منائیں اب خیر
برق ہے خنجرِ خونخوار ہے خامہ تیرا

ایک نام نہاد مصلح کی تلبیس شیطانی کا انکشاف
مسمیٰ بنام

انکشاف التلبیس الجدید
بجواب
”کچھ اور الزامات کی تردید“

از حضرت علامہ مفتی محمد عبدالرحمٰن صاحب قادری
حشمتی دارالافتاء الجامعۃ الحشمتیہ، مشاہد نگر ماہم ضلع گونڈہ

ناشر: مکتبہ حشمتیہ مشاہد نگر ماہم ضلع گونڈہ

Scanned by CamScanner

دشمن احمد پہ شدت کیجئے
ملحدوں کی کیا مروت کیجئے
غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل
یا رسول اللہ کی کثرت کیجئے

تمہارے دشمنوں کے سر کچلنے کو رہیں قائم
غلامانِ شہِ احمد رضا خاں یا رسول اللہ

نام کتاب	انکشاف التلبیس الجدید بجواب "کچھ اور" "الزامات کی تردید"
مصنف	از حضرت علامہ مفتی محمد عبدالرحمن صاحب قادری حشمتی دارالافتاء الجامعۃ الحشمتیہ، مشاہد نگر ماہم ضلع گونڈہ
سن اشاعت	صفر المظفر ۱۴۳۸ھ مطابق نومبر ۲۰۱۶ء
تعداد اشاعت	گیارہ ہزار 11000
قیمت	پچیس روپے
ناشر	مکتبۂ حشمتیہ مشاہد نگر ماہم ضلع گونڈہ یوپی

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جامع معقول ومنقول حامی سنیت قاطع تطہیریت حضرت علامہ مفتی محمد عبدالرحمن صاحب قبلہ قادری زیدت فیوضہم المبارکہ کی تصنیف لطیف کو فقیر نے ملاحظہ کیا، حضرت کی سابق تحریروں کی طرح اس کو بھی مدلل ومبرہن پایا۔

رب عزوجل کا فضل اور اُس کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عطا ہے کہ "انکشاف التلبیس" تاوقتِ ایں لاجواب رہی۔ اور انشاء اللہ العزیز رہے گی۔ حضرت کی اس تصنیف پر مزید کچھ تبصرہ نہ کرکے کیوں نہ میں ہی مولوی تطہیر سے چند سوالات کرتا چلوں۔

(۱)

ملاجی اپنی کتاب "ذکر خدا اور امام احمد رضا" ص ۱۸ ر پر لکھتے ہیں کہ:

"کہیں ایسا نہ ہو کہ بزرگوں کا نام لیتے لیتے لوگ اللہ ہی کو بھول جائیں"۔

(۱) توجو ذکر اللہ کو بھلائے وہ ذکر جائز ہوگا کہ ناجائز؟

(۲) جو اب تک یہ ذکر کرتے چلے آئے اُن پر کیا حکم عائد ہوگا۔

(۳) جنہوں نے اس ذکر سے خدا تک پہنچنا بتایا اُن پر کیا حکم ہوگا۔

(۲)

ملاجی اپنی کتاب ذکر خدا اور امام احمد رضا" ص ۴۷ ر پر لکھتے ہیں:

"بزرگوں کا ذکر اس حد کو پہنچ جائے کہ اس کے ذریعے ذکر خدا مٹنے لگے تو یہ خالص بدعتِ سیئہ ہے"۔

(۱) بزرگوں کے ذکر کی وہ حد کیا ہے جس سے ذکر خدا مٹے۔ فتاویٰ رضویہ شریف کے

Scanned by CamScanner

حوالے سے مع صفحہ وجلد بیان کریں۔

(۲) کیا بزرگوں کا ذکر بھی خالص بدعتِ سیئہ ہوسکتا ہے؟ چودہ سو سال سے جن اکابر نے بزرگوں کا ذکر کیا ہے اُن کی ذکر کرنے کی کیا حد تھی۔ کتب اعلیٰ حضرت سے بیان کریں۔

(۳)

(۳) ملا جی اپنی کتاب ذکر خدا اور امام احمد رضا" ص ۴۶ر۴۷ پر لکھتے ہیں:

"دیندار تو نہ رہے لیکن دین کے ٹھیکیدار بہت ہوگئے، خدا والے تو چلے گئے خدا کو بھلا کر اپنی پرستش اور پوجا پاٹ میں لگانے والے کیڑے مکوڑوں کی طرح جگہ جگہ پھیل گئے"

سوال (۱) ملا جی! دیندار تو رہے نہیں اور خدا والے بھی چلے گئے۔ تو اب بچا کون؟

سوال (۲) پوجا پاٹ میں لگانے والے جب جگہ جگہ پھیل چکے تو پھر آپ کا دعوتوں میں، جلسوں میں، عرسوں میں، جانا شرعاً کیسا؟

سوال (۳) جو سارے مسلمانوں پر ایسا الزام عائد کرے اُس پر عندالشرع کیسا حکم ہے؟ کتب رضا کی روشنی میں بیان کریں؟

(۴)

ملا جی اپنی کتاب ذکر خدا اور امام احمد رضا" ص ۱۳ پر لکھتے ہیں:

"جس کو اللہ کے ذکر اور اُس کی عبادت میں مزہ نہ آتا ہو بزرگوں پیروں ولیوں سے اُس کی محبت وعقیدت اُن کی نیازیں وفاتحائیں عرس ولنگر اُن کے نعرے اور اُن کے نام پر جلسے جلوس سب غیر مقبول ناپسندیدہ بلکہ گمراہی کے راستے ہیں"

سوال (۱) کیا اولیاء کرام کی فاتحائیں یہ گمراہی کا راستہ ہوسکتی ہیں یا نہیں؟

سوال (۲) جس کو ذکر الٰہی میں مزہ نہ آئے (خشوع وخضوع) تو کیا اُن کا عرس ولنگر یہ گمراہی کا راستہ ہے؟

(۳) اور کیا عرس اعلیٰ حضرت میں آنے والے زائرین سے بقول آپ کے سوال کرنا ضروری نہیں

Scanned by CamScanner

کہ بھائیوں جس کو عبادت میں مزہ نہ آتا ہو وہ فوراً چلا جائے۔ورنہ اس کے لئے یہ گمراہی کا راستہ ہے۔

سوال (۴) کیا آپ پر لازم نہیں کہ آپ اپنے جلسوں میں یہ اعلان کریں کہ بھائیو! جلسہ وہ کریں جن کو عبادت میں مزہ آتا ہو ورنہ اُن کے لئے یہ گمراہی کا راستہ ہے؟

(۵)

ملاجی اپنی کتاب ذکر خدا اور امام احمد رضا'' ص ۹۴ / پر لکھتے ہیں:

'' میں دیکھ رہا ہوں جب سے مزارات کو چھونے چومنے سجدے کرنے کا رواج بڑھا ہے تب سے وہاں حاضری دینے والوں میں غیر مسلم کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔کیونکہ آجکل خانقاہوں درگاہوں میں اُنہیں بظاہر وہ دیکھنے کو مل رہا ہے جو کچھ اُن کے پوجا استھلوں، مندروں اور گرودواروں میں ہوتا ہے''

سوال (۱) مسلمانوں پر یہ گمان کرنا کہ وہ مزارات کو سجدہ کرتے ہیں کتب رضا کی روشنی میں کیا حکم رکھتا ہے بیان کریں؟

سوال (۲) سجدہ کسے کہتے ہیں اور اس کی حد کیا ہے؟

سوال (۳) کیا مزارات پر پوجا پاٹ ہو رہی ہے ۔اس لئے کہ مندروں میں پوجا پاٹ اور معبودانِ باطلہ کہ پرستش ہوتی ہے۔

(٦)

ملاجی اپنی کتاب '' درمیانی امت'' ص ۱۹۲ / پر لکھتے ہیں:

''بندے کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر حال میں خدا تعالیٰ سے ڈرتا رہے خواہ کتنا ہی نیکوکار پرہیزگار دیندار ہو ولی قطب اور غوث ہو مقرب فرشتہ ہو یا رسول و نبی ہو''

سوال (۱) نبی اور رسول کو بھی کیا آپ اللہ سے ڈرنے کا سبق نہیں سکھا رہے ہیں،

سوال (۲) ملائکہ اور انبیاء و رسل کو نصیحت کرنا عند الشرع کیا حکم رکھتا ہے؟

سوال (۳) ایک ہی صف میں نیکوکار ساتھ میں رسول اور نبی کو نہ رکھا؟ کیا یہ تقویۃ الایمان کا

Scanned by CamScanner

انداز نہیں ہے؟

(۷)

ملا جی اپنی کتاب ''امام ومقتدی'' ص ۱۹۲ رپر لکھتے ہیں:

''جو عوام درگاہوں پر پابندی سے جاتے ہیں لیکن نمازیں بالکل نہیں پڑھتے اُن کا اسلام خطرے میں ہے یہ مشرکوں غیر مسلموں کی طرح ہو سکتے ہیں''۔

سوال (۱) کیا درگاہوں میں جانے کی بنیاد پر اُن کا اسلام خطرے میں ہے۔

سوال (۲) کیا نماز نہ پڑھنے والا دنیا میں کیسی ہی خرافات کرتا رہے لیکن اگر درگاہ پر چلا جائے تو مشرکوں غیر مسلموں کی طرح ہو جائے گا؟

سوال (۳) نماز کا سہارا لے کر درگاہوں پر حاضری کو کیا شرک سے قریب کرنے والی نہ بتایا؟

سوال (۴) نماز نہ پڑھنے کی علت کیا درگاہوں پر جانا ہے؟

سوال (۵) کیا آپ کو عرس اعلیٰ حضرت ودیگر اعراس میں جہاں آپ شرکت کرتے ہیں یہ اعلان کرنا اور کروانا فرض نہیں کہ بھائیو! جو نماز نہیں پڑھتے وہ درگاہوں پر نہ آئیں، عرسوں میں نہ آئیں، اس لئے کہ وہ مشرک وغیر مسلم نہ ہو جائیں۔

(۸)

ملا جی اپنی کتاب ''درمیانی امت'' ص ۱۷۵ رپر لکھتے ہیں:

''......اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے اپنے والد اور اپنے دادا قدست اسرارہم کا اہتمام کے ساتھ عرس کرانے یا شاندار قسم کے مزارات بنوانے کی طرف توجہ نہیں فرمائی۔ حالانکہ وہ حضرات اس سب اہتمام کے بدرجہ اتم مستحق تھے یہ اُن کی حد درجہ احتیاط تھی.....یہ سچا فقہ اور تصوف تھا''۔

سوال (۱) جو لوگ اہتمام کے ساتھ عرس نوری، عرس جیلانی، عرس برکاتی، عرس اشرفی چشتی رضوی حشمتی کر رہے ہیں وہ سچے صوفی ہیں کہ نہیں؟

سوال (۲) قبہ اعلیٰ حضرت ودیگر خانقاہیں جو اہتمام کے ساتھ بنائی گئیں اُن کے بنانے والے

Scanned by CamScanner

سب نفس پرست ہیں یا نہیں؟
سوال (۳) پھر اُن کی تعظیم وتکریم اور اُن کے ساتھ آپ کی شرکت عندالشرع کیسی ہے؟

(۹)

ملا جی اپنی کتاب "درمیانی امت" ص ۱۲۱ر پر لکھتے ہیں:

"اپنی تنظیم کیمٹیوں، مکتبوں کا نام صرف بزرگوں اور سلسلوں کے (یعنی قادری، چشتی، برکاتی، رضوی، اشرفی، نام سے مشہور نہ کئے جائیں بلکہ اُس کے ساتھ اسلام کا نام ضرور لایا جائے"۔

سوال (۱) جن بزرگوں نے اپنی کمیٹیوں، مدرسوں کا نام صرف اور صرف بزرگوں کے نام پر رکھا یعنی مدرسہ قادریہ مدرشہ چشتیہ، مدرسہ صابریہ، مدرسہ برکاتیہ، مدرسہ نوریہ، مدرسہ رضویہ، مدرسہ اشرفیہ، مدرسہ حشمتیہ، وہ بزرگوں کا کرنا بہتر تھا یا نہیں؟ کیا یہ تمام بزرگانِ دین غلطی پر تھے، محض آپ ہی مصلح پیدا ہوئے ہیں؟

(۱۰)

ملا جی اپنی کتاب "آؤ دین پر چلیں" ص ۳۹ر پر لکھتے ہیں:

"خطائیں بزرگوں سے بھی ہوئی ہیں غلطیاں گناہ بھول چوک بعض اکابرین یہاں تک کہ صحابہ کرام سے بھی واقع ہوگئی ہیں"

سوال (۱) بقول آپ کے آپ نے یہ کتاب عوام کیلئے لکھی ہے۔ تو عوام میں یہ باتیں لاکر کہ صحابہ کرام سے بھی غلطیاں واقع ہوگئی ہیں اس سے آپ عوام کو کیا میسج دینا چاہتے ہیں؟
سوال (۲) کیا اس سے یہ میسج نہیں جاتا کہ بھائیو! غلطیاں تم سے ہو رہی ہیں تو کیا ہوا غلطیاں تو بڑے بڑے صحابہ کرام سے بھی ہوئی ہیں۔
سوال (۳) کیا ہر حق بات کو عوام میں بیان کرنا صحیح ہے تو پھر ہمت کیجئے اور اپنے آقا کے لئے بھی اپنی کتاب میں ایک ہیڈنگ لگا کر چھاپئے بانٹئے کہ بھائیو! غلطیاں اور گناہ تو ازہری میاں سے بھی ہو چکے ہیں۔ تو کیا ایسا لکھکر شائع کریں گے؟

Scanned by CamScanner

(۱۱)

ملاجی اپنی کتاب ''آؤ دین پر چلیں'' ص ۳۹ پر صحابۂ کرام سے بھی غلطیاں ہوگئی ہوگئی ہیں کے تحت لکھتے ہیں:

''ایک واقعہ مالک بن اسلمی کا ہے اُن سے زنا سرزد ہوگیا''

سوال (۱) عوام میں یہ میسیج دینا کہ صحابہ سے غلطیاں ہوگئی ہیں اور غلطیاں بھی کیسی کہ صحابہ سے زنا تک سرزد ہوگیا ہے (معاذ اللہ رب العلمین) تو یہ صحابہ کی توہین نہیں؟ یاد رہے کہ آپ کی یہ کتاب عوام کے لئے لکھی گئی ہے۔

سوال (۲) کیا ہم امید کریں کہ آپ بہت جلد ایک کتاب اس دور کے پیروں، اور مولویوں، اور اپنی حمایتوں، مع اپنی ذات پر لکھ کر چھاپنے والے ہیں کہ بھائی غلطیاں تو ہو چکی ہیں، ضیاء المصطفٰے سے بھی زنا سرزد ہو چکا ہے، (جیسا کہ اس کی شہرت عوام وخواص میں ہو چکی ہے اور شہرت آپ کے آقا کے نزدیک مفیدِ علم ہے)

اور بھائی لوگو! مجھ سے بھی بہت سی غلطیاں اور خطائیں (جو ملاجی خود جانتے ہیں) سرزد ہوگئی ہیں لکھ کر عوام میں شائع کریں گے؟ نہیں تو کیوں؟

سوال (۳) اگر نہیں کر سکتے تو کیا آپ نے اپنی عزت وعصمت کو صحابۂ کرام سے بھی بلند سمجھ لیا ہے؟ اگر کوئی دوسرا ہی آپ کے لئے اس طرح کی کتاب لکھ کر شائع کردے تو آپ کا اور جن لوگوں کے متعلق لکھا گیا ہے اُن کا کیا ردِ عمل ہوگا؟

(۱۲)

ملاجی اپنی کتاب ''امام اور مقتدی'' ص ۴۹ پر لکھتے ہیں:

''ان جلسہ کرانے والوں میں بہت سے طرح طرح کی غلط کاریوں اور حرام کاموں میں لگے رہتے ہیں بلکہ اُن میں بعض تو میں نے وہ دیکھے جو اپنی حرام کاریوں، بے ایمانیوں ظلم وزیادتیوں پر پردہ ڈالنے کے لئے کردار کے داغ اور دھبے چھڑانے کے لئے جلسہ کرا کر صدر بن

Scanned by CamScanner

کر اسٹیج پر بیٹھ جاتے ہیں"۔

سوال(۱) جن جلسوں میں آپ جاتے ہیں اُس کا کیا پروف ہے کہ اُس جلسے کو کرنے والا یا کرانے والے حرام کاریوں غلط کاریوں سے محفوظ ہیں؟

سوال(۲) تو آپ کا بغیر تحقیق شرعی کے اُن جلسوں میں شرکت کرنا کیسا؟

سوال(۳) اس دور کے مشائخ اور علماء جو جلسوں میں شرکت کرتے ہیں اُن کی شرکت پر عندالشرع کیا حکم عائد ہوگا؟ اس لئے کہ کیا معلوم کہ جلسہ کرانے والے بھی اپنی حرام کاریوں غلط کاریوں میں مبتلا ہو کر اُن حرام کاریوں غلط کاریوں پر پردہ ڈالنے کے لئے اُن مشائخ کو بلا رہے ہوں۔

فقیر محمد نقیب الرحمن حشمتی مقیم حال مظفر پور بہار

Scanned by CamScanner

برکاتی پیغام اہلسنت کے نام

قہر یہ کہ زمانہ کی ہوا دیکھ کر بہت دنیا پرست مولوی بھی اسی راہ چلے ہیں۔

تاجدارِ مسند برکاتیہ مارہرہ مطہرہ قدوۃ الکاملین زبدۃ العارفین حضور سیدنا شاہ ابوالحسین نوری میاں صاحب قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

وہابیوں، دیوبندیوں، نیچریوں، رفضیوں کے بارے میں فرماتے ہیں: ''کوئی آزادی کا قائل، دہریت کا مائل ہے، قیدِ مذہب لغو فضول، امتیازِ مذہب باطل و مخذول، برخلاف حکم خدا و رسول سب بد مذہبوں سے اتحاد و اتفاق مقبول...... پھر لطف یہ کہ سب حضرات یا اکثر اپنے آپ کو سنی ہی کہتے ہیں، سنی ہی ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں...... قہر یہ کہ زمانہ کی ہوا دیکھ کر بہت دنیا پرست مولوی بھی اسی راہ چلے ہیں۔ اے سچے سنیو! عموماً اور اے برکاتی متوسلو! خصوصاً تم میں جو اپنا دین عزیز رکھتا ہو، جسے روزِ قیامت خدا اور سول روحانیت شریعت وسنت کو منہ دکھانا ہو، جسے حضرت صاحب البرکات سیدنا شاہ برکت اللہ صاحب و حضرت غوث الزماں حضور اچھے میاں صاحب و حضرت دریائے رحمت مرشدی وجدی حضور آلِ احمدی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے علاقہ و تعلق رکھتا ہو وہ رافضیوں، نیچریوں، وہابیوں، غیر مقلدوں، دیوبندیوں، ان مدعیانِ سنت گندم نما جو فروشوں، حق پوشوں باطل کوشوں کے سائے سے دور بھاگے ان کی زہریلی صحبت کو آگ جانے۔

(ماخوذ از: ''ندوہ کا ٹھیک فوٹوگراف'')

Scanned by CamScanner

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ رب محمدٍ صلیٰ علیہ وسلما

وعلیٰ ذویہ وصحبہٖ ابدالدھور وکرما

انکشاف التلبیس الجدید

بجــــــواب

"کچھ اور الزامات کی تردید"

ازحضرت علامہ مفتی محمد عبدالرحمٰن صاحب قادری

مفتی حشمتی دارالافتاء الجامعۃ الحشمتیہ، بپرا ماہم ضلع گونڈہ

یہ میرے لئے ایک ناخوشگوار حادثے سے کم نہیں کہ آج مجھے ایک ایسے رسالے کا جواب لکھنا پڑ رہا ہے جس کی اردو تک ٹھیک نہیں۔ بچکانہ طرزِ تحریر، فکر و نظر کی ناپختگی، مضحکہ خیز بحث و استدلال کے اعتبار سے اُن کی طرف سے آنے والی کوئی بھی کتاب اس قابل نہ تھی کہ اس کی طرف نظر التفات کی جائے۔ جب میں نے ان کی کتابوں کو دیکھا تو بلاغت کا ایک

شعر زبان پر جاری ہوا۔

اذا نطق السفیہ فلا تجبہٗ　　فخیر من اجابتہٖ السکوت

چونکہ کتاب "الزامات کی تردید" جناب تطہیر صاحب کے نام سے آئی تھی۔ اور مسئلہ بھی ان ہی کی ذات سے تعلق رکھتا تھا۔ تطہیریوں نے اس کو مستند جواب سمجھا تھا، اس لئے قلم کا تیشہ اٹھانا پڑا۔ نیز عوام مسلمین کے قلوب واذہان کو مشکوک کرنے کی خاطر جدید آلۂ شیطانی استعمال کیا تھا اس لئے اس طرف متوجہ ہوا۔ اس سے پہلے "انکشاف التلبیس" نے "الزامات کی تردید" کا جو برا حال کیا وہ مجھے بتانے کی چنداں ضرورت نہیں۔

عیاں راچہ بیاں:

اب جو قلم چل رہا ہے یہ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ آپ حضرات خود اندازہ لگالیں کہ جو لوگ اچھے ڈھنگ سے نام رکھنا نہیں جانتے ہوں وہ اندر کیا لکھیں گے۔ پھر بھی جواب لکھنا پڑ رہا ہے۔ تو آیئے اب ان کے "کچھ اور الزامات کی ترید" کا تنقیدی جائزہ لیتے ہیں۔

جناب تطہیر صاحب "کچھ اور الزامات کی تردید" کے صفحہ ۲ پر لکھتے ہیں کہ:

کچھ لوگ میری تصنیفات میں آگے پیچھے کی عبارتوں کو حذف اور کتر بیونت کر کے بیچ کے کچھ ٹکڑے لے کر اپنی طرف سے ان کے غلط مفہوم پیش کر کے قوم کو میری طرف سے گمراہ کرنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔ لہٰذا عوام وخواص مسلمانانِ اہل سنت سے میری گذارش ہے کہ میرے خلاف کوئی بات سن کر پروپیگنڈہ پر نہ جائیں۔ بلکہ میری کتاب خود پڑھنے کے بعد ہی کوئی رائے قائم کریں"۔

گذارش قادری:

اس اناڑی مصنف کی اس عبارت سے پتہ چلتا ہے کہ جناب کو تصنیف وتالیف

Scanned by CamScanner

کا دستور بھی نہیں معلوم ہے۔ آیئے ہم آپ کو تصنیف و تالیف کا دستور بتاتے ہیں۔ مطالعہ فرمایئے "زیر و زبر" صفحہ ۳۹۹ / پر علامہ لکھتے ہیں کہ:

"جو لوگ تصیف و تالیف کا تجربہ رکھتے ہیں وہ مصنفین کے اس معمول سے اچھی طرح واقف ہوں گے کہ کسی دعوے کے ثبوت میں جب کسی کی عبارت بطور حوالہ نقل کی جاتی ہے تو کتاب کا اتنا ہی حصہ نقل کیا جاتا ہے جتنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ پوری کتاب کوئی نقل نہیں کرتا"۔

اناڑی مصنف صاحب! سُنا آپ نے کہ ضرورت کے مطابق عبارت نقل کی جاتی ہے۔

لہٰذا پہلے آپ تصنیف و تالیف کا اصول و دستور تو سیکھ لیجئے پھر قلم اُٹھایئے۔ ایک کہاوت ہے:

"یابنی تعلم ثم تکلم"

برخوردار صاحبزادے! پہلے سیکھو پھر زبان کھولو۔

آپ کو یاد ہوگا اناڑی مصنف صاحب نے اس سے پہلے "الزامات کی تردید" میں بھی عبارت میں حذف و کتر بیونت کا الزام لگایا تھا۔ مگر جب اپنے اعتبار سے انھوں نے پوری عبارت پیش کی تو اور بھی زیادہ پھنس گئے۔ "انکشاف التلبیس" دیکھئے۔ حوالوں کی خیانتوں کے تعلق سے ان کے سارے الزامات میں نے اس طرح چکنا چور کردیئے ہیں کہ سطر سطر سے گرد اُڑ رہی ہے۔ مگر ہٹ دھرمی اور جہالت کو کیا کہئے گا۔

اعلیٰ حضرت سرکار نے ایک مقولہ نقل فرمایا ہے: "واذالم تستحی فاصنع ماشئت"

"جب بے حیا ہو جائے تو پھر جو چاہے وہ کرے۔

"میری کتابیں خود پڑھنے کے بعد ہی کوئی رائے قائم کریں"

گذارش قادری:

اس پر گذارش یہ ہے کہ آپ حضرات ان کے اس مغالطے میں مت آیئے گا کہ اگر جناب تطہیر صاحب سچے ہوتے تو ایسا کیوں لکھتے؟۔ اس لئے کہ جو کچھ یہ آج کہہ رہے ہیں اس کو میں نے پہلے ہی کہہ دیا ہے۔ مطالعہ فرمایئے "انکشاف التلبیس" میں ایک ہیڈنگ لگائی

Scanned by CamScanner

ہے جس کا نام "بہترین فیصلہ" ہے اس تحت میں مَیں نے لکھا ہے کہ:

"آپ حضرات ہماری باتیں آنکھ بند کر کے تسلیم نہ کریں ہم ڈنکے کی چوٹ پر کہتے ہیں کہ حق حق ہوتا ہے۔آپ ان کی کتابیں دیکھیں پھر بتائیں کہ نیاز وفاتحہ ومراسم اہل سنت کو بند کرانے پر انہوں نے زور دیا ہے یا نہیں؟"

لہٰذا اناڑی مصنف صاحب آپ دھوکہ دینے کی کوشش نہ کریں ہم تو اعلان کرتے ہیں کہ قارئین خود ان کی کتابیں دیکھیں پھر بتائیں کہ آپ کس نتیجے پر پہنچتے ہیں۔

ملا جی "کچھ اور الزامات کی تردید" کے ص ۲ پر لکھتے ہیں کہ:

"میں نے بھی اپنی صفائی پیش کرتے ہوئے "الزامات کی تردید" کے نام سے ایک رسالہ شائع کیا تھا۔اس کا بھی کوئی قابل التفات جواب نہ دے سکے۔صرف گالی نامہ لکھ کر شائع کر دیا گیا۔جس کے جواب کیلئے کسی گلیر کی ضرورت تھی مگر میرے پاس ایسے لوگ نہیں ہیں والحمدللہ رب العٰلمین۔المؤمن لایکون فحاشا"

گزارش قادری:

میں نے پہلے ہی آپ حضرات کو بتا دیا ہے کہ ان کی طرف سے آنے والی کوئی بھی کتاب بچکانہ طرزِ تحریر اور مضحکہ خیز بحث واستدلال کے لحاظ سے اس قابل نہ تھی کہ ان کی طرف التفات کیا جائے۔مگر جناب انھیں زبردست کہہ رہے ہیں۔اور "انکشاف" جو دلائل وبراہین کا مجموعہ ہے اس کو گالی نامہ کہہ رہے ہیں۔

آپ پریشان نہ ہوں ان کے لئے یہ کوئی جائے تعجب نہیں۔کیونکہ ان کے اندر علم وجہل، اندھیرے اُجالے، صحیح اور غلط کے درمیان خطِ فاصل کھینچنے کی صلاحیت بالکل مفقود ہے۔ تو اب اگر یہ رات کو دن اور دن کو رات، اچھے کو بُرا اور بُرے کو اچھا سمجھ لیں تو عجب کیا۔

Scanned by CamScanner

"وحشت میں ہر نقشہ اُلٹا نظر آتا ہے":

حقیقت یہ کہ ان کی کتابیں اہل علم کے حلقے میں بلکہ خود اپنے حلقے میں بے آبرو ہوگئی ہیں۔رہی بات گالی کی تو میں دِکھاتا ہوں آپ کو کہ گالی کس نے دی ہے۔"الزامات کی تردید" میں تحریری طور پر موصوف کی جو گالیاں منظر عام پر آئیں اُن میں سے کچھ بطور نمونہ پیش کرتا ہوں۔ملاحظہ کریں:

"الزامات کی تردید" صفحہ ۱۰۳ پر لکھتے ہیں:

"کوئی سر پھرا یہ کہتا پھرے کہ لاتقربوا الصلوٰۃ اور آگے والا جملہ چھوڑ دے تو وہ آپ کا ہمجنس ہوگا"

پھر اسی کے نیچے لکھتے ہیں کہ:

"کچھ جہلائے زمانہ تمہاری جیسی عقل والے"

پھر ایک جگہ لکھا کہ: "اُجڈ"

اب ذرا ماتھے سے پسینہ پوچھ کر اپنا نقل کیا ہوا قول دُہرا لیجئے کہ: "**المؤمن لایکون فحاشا**" کہ مومن بدزبان نہیں ہوتا۔آپ سے بڑا گلیر کون ہے۔کون نہیں جانتا کہ میں نے "الصواعق میں "مولانا تطہیر" کہہ کر کلام کیا تھا اس کے جواب میں جناب کی یہ گوہر افشانیاں ہیں۔

لباسِ پارسائی سے شرفت آ نہیں سکتی
شرافت نفس میں ہوگی تو انساں پارسا ہوگا

کچھ نیا نہیں لکھا:

"کچھ اور الزامات کی تردید" صفحہ ۴ پر لکھتے ہیں کہ:

میں نے اپنی کتابوں میں کچھ نیا نہیں لکھا ہے اکابر اہل سنت خاص کر امام اہل سنت سرکار اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے اسی کو آسان عام فہم لب ولہجہ میں عوامی سطح پر لانے کی کوشش کی ہے"۔

Scanned by CamScanner

گذارش قادری:

اب اُن سے کون پوچھے کہ سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے کہاں لکھا ہے کہ:

(۱) "آج کل خانقاہوں اور درگاہوں میں بظاہر وہ دیکھنے کو مل رہا ہے کہ جو کچھ ان کے پوجا استھلوں مندروں اور گرودواروں میں ہوتا ہے"۔ حوالہ "کچھ اور الزامات کی تردید" صفحہ ۱۸ر۔

اور اعلیٰ حضرت سرکار نے یہ کہاں لکھا ہے کہ:

(۲) :"اور جس کو اللہ کے ذکر میں اور اس کی عبادت میں مزہ نہ آتا ہو، بزرگوں، پیروں، ولیوں سے اس کی محبت وعقیدت ان کی نیازیں فاتحائیں، عرس ولنگر، ان کے نام کے نعرے اور ان کے نام کے جلسے جلوس سب غیر مقبول وناپسندیدہ بلکہ گمراہی کے راستے ہیں"۔

حوالہ "ذکر خدا اور امام احمد رضا" صفحہ ۱۳ر۔

(۳) "اور خاص طور سے یہ کہ اگر بزرگوں کا ذکر اس منزل اور حد کو پہنچ جائے کہ خدا کا ذکر مٹنے لگے تو یہ خالص بدعت سیئہ ہے"۔

بطور نمونہ یہ تین عبارتیں پیش ہیں۔ اب ملاجی اور سارے تطہیری دِکھائیں کہ اعلیٰ حضرت نے یہ سب کہاں لکھا ہے؟

فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارة

اب آیئے ہم آپ حضرات کی خدمت میں سرکار اعلیٰ حضرت کی ایمان افروز عبارتیں پیش کرتے ہیں، آپ حضرات اُن عبارتوں کو دیکھیں اور خود فیصلہ کریں کہ اناڑی مصنف صاحب اعلیٰ حضرت کے موافق ہیں یا مخالف۔

(۱) جناب کی مندروں اور گردواروں والی عبارت کے مقابلے میں اعلیٰ حضرت سرکار کی کتاب "فتاویٰ رضویہ" شریف جلد نمبر ۹ رص ۱۱۲ رکی یہ عبارت دیکھیں:

"عجب وہ مسلمان کہ اسلام وکفر میں فرق نہ کرے عجب وہ مسلمان کہ بتوں کے استھان

Scanned by CamScanner

اوراولیائے کرام کے مزاراتِ طیبہ کو ایک ساتھ گننے ،بت پر چڑھاوا چڑھانا کفر ہے اوراولیاء کوایصال ثواب طریق اسلام۔اس پر مزید بحث ہم آگے کریں گے۔

(۲) اناڑی مصنف صاحب کی دوسری عبارت ''گمراہی کے راستے'' کے مقابلے میں سرکار اعلیٰ حضرت کی یہ عبارت دیکھیں۔فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۱۲؍صفحہ ۷۷؍پر فرماتے ہیں:

''بالجملہ کوئی مسلمان اس میں شک نہیں کرسکتا کہ مصطفےٰ کی یاد بعینہٖ خدا کی یاد ہے''۔

اوراسی پر بس نہیں بلکہ فتاویٰ رضویہ شریف کی ایک عبارت اور ملاحظہ کرلیں: جلد ۶؍ صفحہ ۱۶۶؍پر لکھتے ہیں کہ:

''ان آیتوں کا حاصل ارشاد یہ ہے کہ کافر اگر کوئی بظاہر نیک کام مثل تصدق وغیرہ کرے بھی تو اس کا بدلہ اسے دنیا ہی میں دے دیا جاتا ہے''۔

اب فقیر قادری یہ گذارش کرتا ہے کہ کیا ایک مسلمان کافر سے بھی گیا گذرا ہو گیا معاذ اللہ کہ مسلمان کا نیک کام گمراہی ہوجائے اور کافر کے نیک کام کا بدلہ مل جائے اگرچہ دنیا ہی میں۔

اسی کے مقابلے میں فتاویٰ رضویہ شریف کی ایک عبارت اور ملاحظہ فرمائیں کہ:''بیشک سب نیکیوں میں جلد تر ثواب میں صلۂ رحم ہے یہاں تک کہ گھر والے فاسق بھی ہوں تو ان کے مال زیادہ ہوتے ہیں اور ان کے شمار بڑھتے ہیں جب آپس میں صلۂ رحم کریں''۔(حدیث شریف)

فتاویٰ رضویہ شریف کی مذکورہ عبارتوں میں دو چیزیں نہایت اہم اور قابل غور ہیں۔

نمبر ۱: ''شک نہیں کرسکتا''۔نمبر ۲: ''بظاہر نیک کام''

دکانوں پر فرق پڑنے لگا:

''کچھ اور الزامات کی تردید'' صفحہ ۵؍پر لکھتے ہیں کہ:

'' میں نے علمائے اہل سنت کی ان باتوں کو اللہ کی توفیق سے عوامی زبان میں تحریر کردیا تو ان لوگوں کی دکانوں پر فرق پڑنے لگا اور وہ میرے مخالف ہوگئے جو سنیت کے نام پر ڈھول باجے اور تماشوں کو بڑھاوا دے رہے تھے''۔

Scanned by CamScanner

گذارش قادری:

اگر آپ علمائے اہل سنت کی باتیں لکھتے تو کیوں کر یہ دن دیکھنا پڑتا۔ ابھی ابھی ماقبل میں مَیں نے یہ واضح کر دیا کہ آپ اعلیٰ حضرت سرکار کی تحریروں کے خلاف لکھتے ہیں۔ رہی بات عوامی زبان کی تو حقیقت یہ ہے کہ آپ عوامی زبان کے علاوہ لکھ بھی تو نہیں سکتے۔ اس لئے کہ آتا ہی نہیں۔

رہی بات دُکانوں پر فرق پڑنے کی تو سنئے فرق اُس پر پڑے گا جس کے پاس دوکان ہو۔

جس کی کتابوں کی تجارت پر فرق پڑنے لگا ہو۔ خرید و فروخت بند ہو گئی ہو۔ جو پینسٹھ لاکھ میں قلندری مسجد بھیلواڑہ (راجستھان) کا سودا کر رہا ہو، یہاں تو دُکان ہی نہیں ہے پھر فرق کس پر پڑے گا۔ یہاں تو وہابیت وسنیت اور صلح کلیت کے جانچنے کا ایک پیمانہ ہے اور وہ اعلیٰ حضرت سرکار کا عطا کردہ فتاویٰ رضویہ شریف ہے۔ جو اس کے مطابق ہے وہ ہمارا ہے اور جو اس سے الگ ہے وہ ہم سے الگ ہے۔

کیونکہ: ”سرکار اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ ”اور میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔ اللہ توفیق دے والسلام“۔

ہمیں کرنی ہے شہنشاہِ بطحا کی رضا جوئی   وہ اپنے ہو گئے تو رحمتِ پروردگار اپنی

نہ فکرِ مئے نہ غم جام ترے مستوں کو   تیری نگاہ سے چلتا ہے کام یا خواجہ

اب آیئے میں دِکھاتا ہوں کہ فرق کس پر پڑا ہے۔

(ا) آپ نے اسی کتاب ”کچھ اور“ کے پیچھے ایک ہیڈنگ لگائی ہے ”سنی عوام سے اپیل“ اس کے تحت آپ نے لکھا کہ:

”علماء اہل سنت کے درمیان جو اختلافات ہو جاتے ہیں ان کا ذکر نہ کریں۔

Scanned by CamScanner

ان میں دلچسپی نہ لیں"۔

(۲) پھر آپ نے اسی کے پیچھے ایک ہیڈنگ اور لگائی ہے "اہل علم وفضل سے گذارش"

اس کے تحت آپ نے لکھا کہ: "آپسی فروعی اختلافات کو عوام کے سامنے نہ لایا جائے"

(۳) پھر اسی "کچھ اور الزامات کی تردید" کے اندر ایک جگہ آپ نے لکھا کہ یہ ہاتھ دھو کر میرے پیچھے پڑ گئے ہیں"

یہ عبارتیں بغیر کسی پیچ وخم کے اعلان کر رہی ہیں کہ دکان کس کی بند ہو رہی ہے، اور کس کی راتوں کی نیند حرام ہوگئی ہے، کس کی دیواریں منہدم ہوگئی ہیں اور کس کا پلان فیل ہو گیا اور کون اصلاحِ اعمال کا نام لے کر وہابیت کو فروغ دے رہا تھا کہ اچانک قہر الٰہی کی بجلی گری اور سب کچھ خاکستر ہو گیا۔ یہ فتاویٰ رضویہ شریف اور فرامین وارشادات اعلیٰ حضرت کا صدقہ ہے ۔

کہہ دو اعداء سے کہ جانوں کی منائیں اب خیر
برق ہے خنجر خونخوار ہے خامہ تیرا

غیر ضروری باتوں کو ضروری سمجھنا:

اناڑی مصنف "کچھ اور الزامات کی تردید" کے صفحہ ۵ر پر لکھتے ہیں کہ:

"عوام میں ایسے لوگ بھی ہیں جنھوں نے اسلام وسنیت کی ضروری باتوں کو چھوڑ کر غیر ضروری یا کم ضروری باتوں کو ہی اپنے عمل وکردار سے ضروری سمجھ لیا ہے۔ ان کی بھی میں نے اصلاح کی ہے"۔

گذارش قادری:

یہ مغالطہ قنوجی وہابی کا ہے۔ جس کا جواب "اذاقۃ الاثام" کے اندر حضور اعلیٰ حضرت کے والد گرامی خاتم المحققین حضرت علامہ نقی علی خان صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ والرضوان نے دیا۔ بالکل وہی مغالطہ یہاں اناڑی مصنف صاحب نے پیش کیا۔ جس کا جواب پہلے بھی دیا جا چکا ہے۔ کہ:

Scanned by CamScanner

"مشکوٰۃ باب القصد فی العمل میں ہے: احب الاعمال الی اللہ ادومھا وان قل اللہ کے نزدیک اچھا کام وہ ہے جو ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔ مسلمان ہر عید کو اچھے کپڑے پہنتے ہیں، ہر جمعہ کو غسل کرتے ہیں، مدارس میں ہر رمضان و جمعہ میں چھٹی کرتے ہیں، ہر سال امتحان لیتے ہیں، ہر رات سوتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ تو کیا ان کو ضروری سمجھتے ہیں یا پابندی ضروری کی علامت ہے"۔

قنوجی وہابی کا خیال تطہیر صاحب کو مبارک ہو۔ اور اعلیٰ حضرت سرکار اور ان کے والد ماجد کا فکر و خیال ہمیں مبارک ہو۔

قیامت تک نہیں دِکھا سکتے:

"کچھ اور الزامات کی تردید" صفحہ ۵ پر لکھتے ہیں کہ:

"یہ مجھ پر الزام لگاتے ہیں کہ میں نے حضور کو بے بس لکھ دیا یہ قیامت تک نہیں دِکھا سکتے"۔

(۲) پھر کتاب "درمیانی امت" کی وہ عبارت جو موضوع بحث ہے اس میں انھوں نے صفحہ ۶ پر نقل کیا ہے۔ ملاحظہ کریں:

"میں کہتا ہوں کہ اس میں تو کوئی شک نہیں اور واقعی اللہ کا کوئی شریک نہیں چھوٹے ہوں یا بڑے، سب اس کے بندے اور اس کی مخلوق ہیں۔ اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ اللہ کے سامنے سب بے بس ہیں۔

پھر آگے میں نے وہابیوں سے سوال کیا ہے ملاحظہ فرمائیں لیکن بے بسی میں سب برابر ہیں یہ کہاں سے کہہ دیا یہی وہابیت ہے"۔

گذارش قادری:

ماقبل میں نقل کی ہوئی ساری عبارتیں اناڑی مصنف صاحب کی ہیں جیسا کہ حوالہ

Scanned by CamScanner

وہیں درج ہے۔اُن عبارتوں کوغور سے دیکھیں اُن عبارتوں سے اتنا تو پکا ہو گیا کہ ان کے نزدیک انبیاء واولیاء سب اللہ کے سامنے بے بس ہیں۔ان کو اعتراض اس پر ہے کہ بے بسی میں سب برابر ہیں۔"بے بسی میں برابر ہونا" اس کو یہ وہابیت کہتے ہیں اور صرف اتنے کو نہیں مانتے۔باقی انبیاء اور اولیاء کو اللہ کے سامنے بے بس کہنے میں ان کا اور اسماعیل دہلوی کا اتفاق ہے کہ یہ صحیح ہے۔

جیسا کہ خود اقرار کرتے ہوئے اپنی کتاب "کچھ اور الزامات کی تردید" صفحہ ۱۸ ر پر لکھا کہ:

"اور میں نے جو انبیاء و اولیاء کو اللہ کے سامنے بے بس لکھا تو یہاں بد مذہبوں کا رد کرتے ہوئے اپنے عقیدے کا اظہار کیا تھا کہ اتنا ہم بھی مانتے ہیں کہ اللہ کے سامنے سب بے بس ہیں لیکن بے بسی میں سب کو برابر نہیں کہا جا سکتا یہ وہابیت ہے"۔

فقیر قادری کو حیرت ہے کہ جناب نے مانا اور اتفاق بھی کیا تو اس پر کہ اللہ کے سامنے انبیاء اولیاء بے بس ہیں۔ان اناڑی مصنف کو کیا کہوں میں۔ان کو اگر ماننا ہی تھا اور اتفاق ہی کرنا تھا تو اعلیٰ حضرت سرکار کے ساتھ کرتے اور یہ کہتے کہ۔

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محبّ میں نہیں میرا تیرا

مگر اس کو کیا کہیے گا کہ جناب تو اسماعیل دہلوی سے اتفاق کر بیٹھے۔اعلیٰ حضرت تو فرماتے ہیں جو خدا کا وہ مصطفیٰ کا اور جو مصطفیٰ کا وہ خدا کا یہاں میرا تیرا نہیں ہے۔

قارئین کی توجہ:

اب جبکہ اناڑی مصنف صاحب کی تحریر سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ ان کے نزدیک انبیاء اولیاء کو اللہ کے سامنے بے بس کہنا صحیح ہے۔تو اب آپ کو یہ دیکھنا ہے کہ یہ شریعت میں بھی صحیح ہے یا نہیں۔اس کو اجمالاً جاننے کے لئے فتاویٰ رضویہ جلد ۹ رصفحہ ۳۰۴ رکی یہ عبارت ملاحظہ

Scanned by CamScanner

کریں:

"یہاں ایک نکتہ قابل لحاظ ہے سائل نے وقتِ حاجت ومصیبت ندائے غیر اللہ کا جواز اپنا معتقد بنایا انبیاء واولیاء کی ندا ندائے غیر اللہ نہیں بلکہ اللہ ہی کی ندا ہے۔ کہ وہی نسبت

....

ملحوظ ومناطِ ندا ہے...

اسی نکتے سے غفلت کے سبب وہابیہ خذلہم اللہ تعالیٰ شرکِ جلی میں گرفتار ہوئے اور مسلمانوں کو مشرک کہنے لگے، انھیں انبیاء اولیاء وجودِ الٰہی کے مقابل مستقل وجود نظر آئے اور ان کی ندا غیرِ خدا کی ندا جانی یوں ہی ان سے استمداد ان کی تعظیم ہر بات میں وہی غیریت واستقلال کا لحاظ رکھا۔ اور یریدون ان یفرقوا بین اللہ ورُسُلِہ کے مصداق ہوئے"۔

قارئین سے گذارش یہ ہے کہ اس ٹکڑے کو غور سے دیکھیں کہ "انھیں انبیاء اولیاء وجودِ الٰہی کے مقابل مستقل وجود نظر آئے اور یہ شرکِ جلی ہے" اب تطہیر صاحب کی عبارت پر غور کر لیجئے، جناب انبیاء اولیاء کو بے بس کہنے کے لئے اللہ کے سامنے اور مقابل کھڑا کر رہے ہیں اور انبیاء اولیاء کا مستقل وجود ٹھہراتے ہیں۔ حالانکہ انبیاء اولیاء اللہ کے ظِل ہیں اور ظل اصل کے مقابل نہیں ہوتا۔ اب آیئے اسی مسئلے کو تفصیلی طور پر جاننے کے لئے اعلیٰ حضرت سرکار کے رسالہ مبارکہ "الاستمداد" سے ایک عبارت ملاحظہ کریں۔ مگر اس سے پہلے موقع کی مناسبت سے تطہیر صاحب کی ایک عبارت اور ملاحظہ کر لیں۔ "کچھ اور الزامات کی تردید" ص ۸ پر لکھتے ہیں کہ:

> سیدی اعلیٰ حضرت حضور کے فضائل وکمالات بیان فرمانے کے بعد لکھتے ہیں کہ "بایں ہمہ خدا کے بندے محتاج ہیں" یعنی بے شمار فضائل وکمالات کے باوجود حضور پاک اللہ کے بندے اور اس کے محتاج ہیں"
>
> پھر صفحہ ۱۰ پر لکھتے ہیں کہ:

Scanned by CamScanner

تو اعلیٰ حضرت امام اہل سنت نے جب حضور کو اللہ کا محتاج کہہ دیا تو میں نے انبیاء اولیاء کو اللہ کے سامنے بے بس لکھ دیا تو اس میں حیرت کیا ہے"۔

ملا جی ص ۱۴ ار پر "اعتقاد الاحباب" کا ایک حوالہ اور پیش کرتے ہیں۔

اولاً: گزارش یہ ہے کہ یہ رسالہ "اعتقاد الاحباب" بارہ جلدوں میں شامل نہیں۔ جدید مترجم ایڈیشن کی جلد نمبر ۲۹ رمیں شامل کیا گیا ہے۔ بنظرِ غائر مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے۔ عرضِ حال میں مرتب نے خود اس بات کا اظہار کیا ہے کہ اس میں کل اعلیٰ حضرت سرکار کی تحریر نہیں۔ بلکہ کچھ میری ہے اور کچھ اور حضرات کی تحریر ہے۔ تو جب مرتب خود اس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ اس رسالہ میں کل اعلیٰ حضرت سرکار کی عبارات نہیں بلکہ دوسروں کی بھی ہیں تو یہ بات قطعی طور پر کیسے کہی جا سکتی ہے کہ یہ اعلیٰ حضرت سرکار ہی کی عبارت کا ٹکڑا ہے۔ فتاویٰ رضویہ جلد ۱۱ ر کا قاعدہ ملاحظہ کریں: جاء الاحتمال بطل الاستدلال احتمال آیا استدلال باطل۔ لہٰذا اعتقاد الاحباب میں ہونے سے یہ سمجھنا کہ یہ اعلیٰ حضرت ہی کا ہے صحیح نہیں۔

ثانیاً: اعلیٰ حضرت سرکار نے ووجدک عائلا فاغنیٰ کا ترجمہ فرمایا:

"اور تمہیں حاجت مند پایا پھر غنی کر دیا"

جب کہ "عائلا" کا معنی محتاج بھی ہوتا ہے۔ مگر اعلیٰ حضرت سرکار نے "محتاج" نہ استعمال کر کے "حاجتمند" استعمال کیا۔ کماھو داب العشاق۔ دیکھو ترجمۂ اعلیٰ حضرت کنز الایمان شریف۔ مد نظر اختصار ہے اور اگر تو طوالت کا طلب گار ہے تو یہاں کسے انکار ہے۔ سُن! کہ اعلیٰ حضرت سرکار نے فتاویٰ رضویہ جلد ۶ رص ۱۲۶ ار پر "زرقانی علی المواھب" کی یہ عبارت پیش کی ہے: قال تعالیٰ ووجدک عائلا فاغنیٰ نص علیٰ انہ اغناہٗ بعد ذلک فزال عنہٗ ذالک الوصف فلا یجوز وصفہٗ بہٖ بعد۔ اس کا ترجمہ جدید ایڈیشن میں مترجم نے "محتاج" کیا۔ جب کہ اعلیٰ حضرت سرکار نے کنز الایمان میں اس کا ترجمہ "حاجت مند" کیا اور غیر مترجم

Scanned by CamScanner

جلد ۶ رمیں صرف عبارت پیش کی ہے ترجمہ نہیں کیا ہے۔اور امام زرقانی کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اللہ نے آپ کو حاجتمند پایا تو غنی کر دیا۔اس کے بعد حاجتمندی کا وصف آپ سے ختم ہو گیا۔لہٰذا اب اس وصف (حاجتمندی) سے یاد کرنا جائز نہیں۔اب کس وصف سے یاد کیا جائے اس کے لئے خزانۃ الاکمل مقدسی و ردالمحتار او اخرشتیٰ میں ہے یجب ذکرہٗ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باسماء المعظمہ فلایجوز ان یقال انہ فقیر غریب مسکینٌ

ملاجی! سُنا آپ نے اسمائے معظمہ کے ساتھ آپ کو یاد کرنا واجب ہے۔مگر تمہیں معظم اسماء کب نظر آئیں گے۔تمہیں تو محتاجگی ہی نظر آئے گی۔ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

نیزۂ رضا کی ضربِ کاری

اب آیئے اعلیٰ حضرت کا رسالہ "الاستمداد" دیکھنے کا سنہرا موقع آگیا۔تو لیجئے "الاستمداد" صفحہ ۹/۸/۷ رکی عبارت یہ ہے:

"اقول ساری علت وہی اللہ اور اس کے رسولوں میں فرق ڈالنا ہے کہ اس نے انبیاء اولیاء کو خدا کے مقابل ایک مستقل ہستی سمجھا ہے وہاں کہا اللہ کی شان کے آگے، یہاں کہا اس کے روبرو، آگے اور روبرو مقابل ہی کو کہتے ہیں..................................

انھوں نے دو مستقل عزتیں رکھیں ایک اللہ تعالیٰ کی دوسری انبیاء و اولیاء کی اور ان کا باہم موازنہ کیا کہ اس کے مقابل یہ چمار اور ذرّے سے بھی بدتر ہیں حالانکہ یہ اسی کے ظل ہیں اسی کی عزتیں ان میں تجلی فرما ہیں پھر ناپ تول کیسی"۔

اناڑی صاحب دیکھئے اعلیٰ حضرت سرکار کی عبارت کو کہ اللہ ہی کی عزت انبیاء اولیاء میں تجلی فرما ہے اس لئے ناپ تول غلط ہے۔بالکل اسی طرح اللہ ہی کی طاقت وقدرت واختیار انبیاء اولیاء میں تجلی فرما ہے۔اس لئے ناپ تول صحیح نہیں۔یہ ناپ تول ہی ظلم عظیم اور شرکِ جلی ہے۔

Scanned by CamScanner

دوسروں کو شرکِ خفی سمجھانے والے کیا خود شرکِ جلی تک نہ پہنچ گئے؟

جناب اسی پر بس نہیں اعلیٰ حضرت سرکار کے رسالہ "الاستمداد" کے آگے کی عبارت ملاحظہ کریں:

"اگر بلا تشبیہ آئینے میں بادشاہ کے عکس کی اس کے مقابل تذلیل کیجئے یہ تو اس کے سامنے نہایت ہی ذلیل وناپاک سور سے بھی بدتر ہے تو یہ بادشاہ ہی کی توہین ہوگی کہ اس عکس میں بادشاہ ہی کی خوبی جلوہ گر ہے"۔

اناڑی صاحب! غور سے دیکھئے اعلیٰ حضرت سرکار کے جملوں کو انبیاء اولیاء کو اللہ کے سامنے بے بس کہہ کر آپ نے انبیاء اولیاء کو ہی نہیں بلکہ اللہ کو بے بس نہ کہہ دیا؟۔ کہ اللہ ہی کی طاقت وقدرت ان میں تجلّی فرما ہے۔ ماقدروالله حق قدره ظالموں نے اللہ ہی کی شان کی قدر نہ کی، ملاجی! آپ کی عبارت ایسی ہی ہے جیسے اللہ کی شان، اللہ کی شان کے آگے بے بس ہے۔ اللہ کی قدرت اللہ کی قدرت کے سامنے بے بس ہے۔

کیسا مجنوں ہے وہ جو جلوۂ خدا کو خدا کے سامنے بے بس کہہ رہا ہے۔ آیئے اسی تناظر میں اعلیٰ حضرت کا شعر سُن لیجئے ؎

رب کا مقابل سمجھے رُسُل کو   اپنا شرک بھلاتے یہ ہیں

ان کی عزت حق سے جدا ہے   دونوں کی تول کراتے یہ ہیں

حکمِ حضورِ اعلیٰ حضرت:

حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۱۴ صفحہ ۶۳۲/ و ۶۳۳/ پر لفظ "بیچارہ" کے استعمال کرنے والے کو مریض القلب، بددین، گمراہ تحریر فرماتے ہیں اس لئے کہ لفظ "بیچارہ" بمعنی بے کس و بے بس کے ہے۔

" اگر قائل مدعی علم ہے یا ایسے کلمات کا عادی یا بعدِ تنبیہ بھی اُن پر مصر تو مریض القلب،

Scanned by CamScanner

بدین، گمراہ مستحقِ عذابِ شدید ہے، سلطانِ اسلام اُسے قتل کرے گا اور زمین کو اس کی مستی ناپاک سے پاک اور عام مسلمانوں کو اس کی صحبت و مجالست سے احتراز لازم، اور اسے واعظ یا امامِ نماز بنانا، اس کا وعظ سننا اس کے پیچھے نماز پڑھنا ممنوع و حرام .... اس حالت میں شر و ضلالت پر جو اُس کے معاون ہیں سب اسی کی مثل ہیں اور اُن سب کے یہی احکام......"

کیا تطہیر اور تطہیر کے حمایتی مذکورہ "احکام" سے بچ پائیں گے؟

ملاجی! جب اُس لفظ پر جو بمعنی بے بس کے ہے اُس پر یہ حکم تو صریح لفظ "بے بس" پر کیا حکم ہوگا۔

ابھی تک تو آپ نے اعلیٰ حضرت سرکار کو ملاحظہ کیا، اب آیئے اپنے ہی ہاتھوں اپنا گھر جلانے کا حیرت انگیز تماشا دیکھنے کے لئے تیار ہو جایئے۔

اب میں اناڑی صاحب کی دلیلوں کو توڑنے اور ان کے جواب کو مسمار کرنے کے لئے باہر سے ہتھیار استعمال کرنے کے بجائے ان ہی کے گھر سے تیغ و سپر لینے جا رہا ہوں۔ کیونکہ ان کی غلط بیانیوں کا پردہ چاک کرنے کے لئے خود گھر ہی کا ساز و سامان بہت کافی ہے۔ وہ مولوی حضرات جو ان کی حمایت کر رہے ہیں ان پر مجھے حیرت ہے کہ وہ ان کے پیچھے اپنے آپ کو کیوں بے عزت کر رہے ہیں۔ یہ دیکھئے تطہیر صاحب "درمیانی امت" ص ۹۵ پر کیا لکھتے ہیں:

"بس آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا نام لے کر اور اس کی ذاتی اور حقیقی ملکیت و بادشاہت و قدرت و جلالت کا ذکر کر کے حضراتِ انبیاء و اولیاء کو اُس کے مقابلے میں پیش کر کے انھیں بے اختیار، مجبور، بے طاقت بے نفع جیسے الفاظ سے یاد کرنا اُن کی بارگاہ میں گستاخی کرنا بے ادبی کرنا ہے اور دل کی بھڑاس نکالنا ہے شیطانی کلیجے کو ٹھنڈ

پہنچانا ہے اس کے علاوہ کچھ نہیں''۔

تطہیر کے حامیوں دیکھو! تمہارے اناڑی مصنف نے کتنی بے دردی سے اپنے ہی ہاتھوں اپنا گھر جلا ڈالا۔ کتنی حمایت کریں گے آپ لوگ۔ جب انبیاء اولیاء کو اللہ کے سامنے بے بس کہنا گستاخی بے ادبی اور شیطانی کلیجے کو ٹھنڈ پہنچانا ہے تو جناب اس کا قائل آپ کے علاوہ ہے کون؟ یا تو وہابی تھے یا پھر آج آپ پیدا ہوئے ہیں۔ اور اس کی صحت پر دلیل پیش کر رہے ہیں۔ اب آپ اپنی ہی تحریر سے گستاخ، بے ادب، شیطان ہوئے یا نہیں؟

''واہ کیسی اقبالی ڈگری ہے''

جب آپ اپنے ہی ہتھیار سے لہولہان ہو گئے تو اب ہم کیا کر سکتے ہیں۔

''کیا خبر تھی انقلابِ آسماں ہو جائے گا''

غرض ان کے مقابل شاید ایسے ہی گرم دودھوں سے کچھ کام چلے جنہیں نہ نگلتے بنے نہ اُگلتے۔ وللہ الحجۃ الساطعہ۔

اسمٰعیل دہلوی کے ستر کفریات:

''کچھ اور الزامات کی تردید'' ص ۱۶ ر پر لکھتے ہیں کہ:

'' اور بتایئے اعلیٰ حضرت سرکار امام اہل سنت نے اپنی کتاب ''الکوکبۃ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ'' میں اسماعیل دہلوی کے ستر کفریات شمار کرائے ہیں۔ ایک دوسری کتاب ''سل السیوف الہندیہ'' میں بھی اس کی کفری عبارتوں کی نشاندہی کی ہے تو کیا ان میں یہ عبارت ہے جس پر میں نے تنقید کی ہے تو کیا معاذ اللہ اعلیٰ حضرت کی نگاہ سے یہ گستاخی چھپی رہ گئی ورنہ بتایئے اعلیٰ حضرت نے کفریات میں اس کا ذکر کیوں نہ کیا''۔

دیکھئے یہاں پر پھر آپ نے اناڑی پن دِکھایا،

Scanned by CamScanner

اولاً: بقول آپ کے اعلیٰ حضرت نے کفریات میں اس کا شمار نہ فرمایا اور گستاخیوں میں نہ گنا اس لئے وہ گستاخی نہیں۔

تو پھر کیا وجہ رہی جو آپ نے اس کی عبارت کو تنقید کا نشانہ بنایا؟۔

ثانیاً: اس کا ثبوت پیش کریں کہ اعلیٰ حضرت سرکار نے ستر میں حصر کہاں فرمایا ہے؟ اعلیٰ حضرت نے کہاں لکھا ہے کہ اسماعیل دہلوی کے کل کفریات یہی ستر ہیں، اس سے زیادہ نہیں۔

ثالثاً آنکھوں پر اگر بوجھ نہ ہو تو فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۱۵ رص ۲۴۰ رکی یہ عبارت ملاحظہ کریں:

"ہم نے اس سوال کے ورود پر خاص اس باب میں ایک مفصل رسالہ مسمیٰ بنام تاریخی "الکوکبة الشہابیہ فی کفریات ابی الوھابیہ" لکھا اور اس میں بطور نمونہ ان کے ستر کفریات کا شمار کیا"۔

جناب دیدۂ انصاف کو بے غبار کرکے بتایئے کہ اعلیٰ حضرت نے اس کے کل کفریات گنائے ہیں یا بطور نمونہ کچھ گنائے؟ جناب فرمایئے نمونہ کل ہوتا ہے یا کچھ ہوتا ہے؟ جب نمونہ اتنا ہے تو اندازہ لگایئے کہ کل کتنا ہوگا؟

اب آیئے فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۱۱ رص ۱۰ ر کے اندر مذکور علم کا قاعدۂ مسلمہ ملاحظہ کیجئے۔ "اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال" احتمال آیا استدلال باطل۔ لہٰذا آپ کا یہ کہنا کہ اگر وہ عبارت غلط ہے تو ستر میں ذکر کیوں نہیں۔ یہ آپ کی بے وقوفی اور نادانی ہے کیونکہ ستر کل نہیں بلکہ سیمپل ہیں۔

آسیبی تحریر:

"کچھ اور الزامات کی تردید" ص ۷ ر پر لکھتے ہیں کہ:

"اور اس پوری عبارت میں حضور پاک کا تو ذکر ہی نہیں، نہ آپ کا نام اور بھائی لوگ کہہ رہے ہیں کہ حضور کو بے بس لکھ دیا۔ ہاں انبیاء اولیاء کا ذکر ہے

Scanned by CamScanner

بے شک حضور بھی نبی ہیں بلکہ سیدالانبیاء ہیں لیکن آپ کو کیا حق ہے کہ کسی نے جو نہ لکھا ہے وہ آپ اس کے حوالے سے بتاتے پھریں عبارتوں میں تحریف کرنے کا حق آپ کو کس نے دیا؟"

گذارش قادری:

آپ حضرات اس اناڑی مصنف اور مصلح کی عبارت کو غور سے دیکھیں ایسا لگتا ہے کہ کوئی صحیح وسالم آدمی نہیں بلکہ آسیب زدہ بول رہا ہے۔ سب کچھ کہہ دیا پھر بھی کہتا ہے کہ میں نے کچھ نہیں کہا۔

اناڑی مصنف! پھر آپ نے یہاں اناڑی پن دکھایا۔ جب تم نے سارے مقدمات تسلیم کر لئے، جب تم نے مان لیا کہ انبیاء اولیاء کا ذکر ہے یعنی انبیاء اولیاء کو اللہ کے سامنے بے بس کہا۔ پھر تم نے یہ بھی مانا کہ بے شک حضور نبی ہیں، تو اب نتیجہ تمہارے منھ کا انتظار نہیں کرے گا وہ خود بخود نکل گیا کہ حضور اللہ کے سامنے بے بس ہیں۔ معاذاللہ

جناب والا اگر آپ کے اوپر آسیب ہے تو چلے جائیے کچھوچھہ شریف وہاں بھوت جلائے جاتے ہیں، بہر حال اگر اس وقت آسیب کا اثر نہیں ہے تو غور سے دیکھیں کہ سب کچھ کہہ دیا آپ نے یا نہیں؟ کیا اناڑی صاحب آپ اتنی موٹی بات بھی نہیں سمجھ پاتے۔ اور آسان انداز میں سنئے، جب آپ نے یہ مان لیا کہ زید فاعل ہے، پھر آپ نے یہ بھی مان لیا کہ ہر فاعل مرفوع ہوتا ہے، اب بولو یا نہ بولو نتیجہ خود بخود نکل گیا کہ زید مرفوع ہے۔ فافهم ان كنت تفهم لكنك تفهم انك لاتفهم۔

اب اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ تم نے حضور کو اللہ کے سامنے بے بس لکھ دیا تو وہ تمہاری عبارت میں تحریف نہیں ہے بلکہ تمہاری عبارت سے یہی مفہوم مستفاد ہے۔ اور اب تو تم صراحتًا اس کے قائل ہو گئے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سامنے بے بس ہیں۔

حیرت ہے ٹانڈہ سے لے کر دھونرہ تک اور وہاں سے ڈرائنگ روم تک کسی کو معلوم نہیں

Scanned by CamScanner

کہ تحریف کسے کہتے ہیں۔

سنئے جناب! تحریف حرف سے مشتق ہے جس کا معنی ہے علیحدگی یا کنارہ، تحریف دو طرح کی ہوتی ہے۔ نمبر ایک لفظی، نمبر ۲ معنوی۔ لفظ و عبارت بدلنا تحریف لفظی نمبر ۲ معنوی معنی و مفہوم بدل دینا۔ اب بتایئے جناب آپ کی عبارت میں تحریف لفظی کی گئی ہے یا معنوی؟۔

حقیقت وہی ہے کہ آپ تحریف کے مفہوم سے واقف نہیں ہیں۔ تحریف کا مفہوم تو میں آپ کو بتا چکا اب آیئے دِکھاتا ہوں۔ اور دِکھانے کے لئے میٹیریل اور مسالہ آپ ہی کے گھر سے لیتا ہوں۔ جب میں نے "الصواعق" میں آپ کی کتاب درمیانی امت کی اس عبارت کا رد کیا کہ:

"خود کو بریلوی کہتے ہیں حالانکہ اہل سنت ہی مسلمان ہیں"

اس کے جواب میں جب آپ نے "الزامات کی تردید" لکھی تو قوم کو دھوکہ دینے کے لئے جو عبارت آپ نے پہلی والی "الزامات کی تردید" ص ۶ پر نقل کی وہ یہ ہے: ...

"خود کو بریلوی کہتے ہیں حالانکہ اہل سنت ہیں"

یعنی اپنی ہی عبارت میں کاٹ چھانٹ کردی۔ اور بیچ سے "ہی مسلمان" کو اُڑا دیا۔

اصل عبارت یہ ہے... "حالانکہ اہل سنت ہی مسلمان ہیں"

اناڑی صاحب! ابھی تک تو واقف نہیں تھے مگر اب ہو جایئے اور دیکھ لیجئے جو حرکت آپ نے وہاں کی تھی اسی کا نام تحریف و خیانت ہے۔ جناب خود خائن و محرّف ثابت ہو گئے۔

دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را　　چنداں اماں نہ داد کہ شب را سحر کند

قوتِ ضبط اگر باقی ہے تو ماتھے سے پسینہ پونچھ کر اس سے بھی زیادہ زبردست بحث ملاحظہ کریں۔

اعلیٰ حضرت سرکار فتاویٰ رضویہ جلد ۶ ص ۳۱۳ پر اسمٰعیل دہلوی کی عبارت نقل کرتے

Scanned by CamScanner

ہیں کہ:

"ہر مخلوق چھوٹا ہو یا بڑا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے"

پھر دوسری عبارت یوں نقل کرتے ہیں کہ:

"فصل پنجم ص ۷۴ پر کہا کہ سب انبیاء و اولیاء اس کے روبرو ایک ذرۂ ناچیز سے کم تر ہیں"

اُن دونوں عبارتوں کو نقل کرنے کے بعد آگے اعلیٰ حضرت کیا تحریر فرماتے ہیں ملاحظہ کریں:

"اس گمراہ نے صاف صاف چوہڑے چمار چمار سے ذلیل ناکارے لوگ ذرۂ ناچیز سے کم تر حضرات انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام اور خود سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کہا و سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون"۔

ملاجی! غور سے دیکھئے اب اگر تمہارے طریقے پر عمل کرتے ہوئے اسماعیل دہلوی کہے کہ "میری عبارت میں تو حضور کا نام نہیں ہے اور بھائی صاحب کہہ رہے ہیں کہ سید الانبیاء کو بے بس کہہ دیا" فرمایئے اعلیٰ حضرت کو بھی کہیں گے کہ انہوں نے اسماعیل دہلوی کی عبارت میں تحریف کی ہے۔ کہئے کہ یہ تحریف ہے۔ فرمایئے کہ اب بھی آپ کی فہم تنگ میں داخل ہوا یا نہیں؟ اناڑی صاحب یہ تحریف نہیں ہے بات وہی ہے کہ اس نے انبیاء اولیاء کو کہا اور سرکار بھی نبی ہیں تو اُس نے سرکار کو بھی کہا۔ یہی وجہ ہے کہ سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا فرمایا۔ فافھم۔

استثنائے عقلی کی بحث:

ملا تطہیر" کچھ اور الزامات کی تردید" کے ص ۷؍ پر لکھتے ہیں:

" اگر میں کہہ دوں اس میں میری مراد حضورِ پاک نہیں ہیں تو ثابت نہیں کر سکیں گے کہ یہاں حضورِ پاک کے لئے کہا گیا ہے فنون کی کتابوں میں کیا استثنائے عقلی کا بیان نہیں پڑھا ہے۔ قرآن کریم کی آیت یبنی اسرآئیل اذکروا نعتی التی انعمت علیکم وانی فضلتکم علی العلمین۔ کیا اس میں امت محمدی شامل ہے؟ اور بتایئے یہ جو حضور سید الانبیاء امام الانبیاء کہا جاتا ہے تو کیا اس الانبیاء میں حضور شامل ہیں؟"۔

گزارشِ قادری:

جناب والا! ایک مفید مشورہ ملاحظہ کریں۔ وہ یہ کہ استثنائے عقلی اور بداہۃً عقل یہ ایک پُر خار وادی ہے۔ اس میں سیر کرنا آپ جیسے اناڑیوں کا کام نہیں ہے۔ آپ کے لئے وہی بہتر ہے کہ عام فہم لب ولہجہ اور عوامی زبان استعمال کریں۔ کیونکہ آپ کوئی باقاعدہ وباعلم صحافی وقلم کار نہیں ہیں جیسا کہ آپ نے خود کتاب "ذکرِ خدا اور امام احمد رضا" کے ص ۶؍ پر لکھا کہ "میں کوئی باقاعدہ باعلم صحافی وقلم کار نہیں ہوں، اپنی دوسری تصنیفات کی طرح اس میں بھی میں نے حتی الامکان عوامی زبان کا استعمال کیا ہے۔ ممکن ہے کہ آپ کہیں کہ میں نے انکساراً وتواضعاً ایسا لکھا

Scanned by CamScanner

حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ بلکہ حقیقت وسچائی ہی یہی ہے کہ آپ باقاعدہ تو دور رہا بے قاعدہ بھی صحافی قلم کار نہیں ہیں۔

انکساری وتواضع اس کے لئے زیب ہے جو اس لائق ہو۔ اور جس کے پاس کچھ ہو۔ آپ کے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے۔ حضور شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمہ کا ایک شعر سن لیجئے اندازہ ہو جائے گا کہ تواضع وانکساری کس کے لئے ہے۔

زگردن فرازان تواضع نکوست

گدا اگر تواضع کند خوئے اوست

اب آیئے اصل بحث شروع کرتے ہیں۔ قارئین حضرات فکر کی ناپختگی دیکھیں۔ یہی میں نے کہا تھا کہ بچکانہ طرز تحریر، فکر کی ناپختگی، اور مضحکہ خیز بحث واستدلال کے لحاظ سے یہ کتاب اس قابل نہ تھی کہ اس کے جواب کے لئے قلم کا تیشہ اٹھایا جائے۔

پہلے لکھا کہ "ہماری عبارت میں سرکار کا نام نہیں" پھر آپ لوگ وہ کیوں کہہ رہے ہیں جو میں نے نہ لکھا۔ پھر کہیں لکھا کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سامنے بے بس ہیں، اب یہاں لکھ رہے ہیں کہ "اگر میں کہہ دوں کہ اس میں میری مراد حضورِ پاک نہیں ہیں تو ثابت نہ کرسکیں گے"۔ گویا جناب اس بات کو مان رہے ہیں کہ جو عبارت انہوں نے لکھی ہے اُس میں حضور بھی داخل وشامل ہیں۔ تبھی تو کہہ رہے ہیں کہ "اگر میں کہہ دوں کہ حضور مراد نہیں ہیں تو ثابت نہ کرسکیں گے" اسی کو فکر کی ناپختگی کہتے ہیں۔ کہ اپنے لکھے پر بھی بھروسہ نہیں ہے۔

رہی بات "استثنائے عقلی" اور "بداہت عقل" کی تو میں نے بتایا کہ یہ پُر خار وادی ہے۔ آپ اس لائق نہیں کہ اس میں سیر کرسکیں۔ وہ کیسے؟

دیکھئے! اولاً آپ کی عبارت میں "استثنائے عقلی" ہے ہی نہیں۔ ثانیاً اگر بفرضِ غلط ہم تسلیم بھی کرلیں کہ تمہاری عبارت میں استثنائے عقلی ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ تمہاری عبارت

Scanned by CamScanner

قابلِ اعتراض ہے۔تب ہی تو یہ تاویل بلکہ تکلف کرنے کی ضرورت پڑ رہی ہے۔اب آپ اور آپ کے اتباع واذناب مل کر یہ بتائیں قانونِ تطہیری میں مصطفیٰ کو تو بے بس کہنا صحیح نہیں جس کیلئے استثنائے عقلی کے ماننے کی ضرورت پڑی اور انہیں خارج کیا گیا۔اور باقی انبیائے کرام کو کیا بے بس کہنا صحیح ہے جو اُن کو شامل رکھا گیا؟

ان ھٰذا الا جھل صریح

حقیقت یہ ہے کہ بداہتِ عقل کا مخصص ہونا اور استثنائے عقلی آپ سمجھتے ہی نہیں ہیں۔اناڑی صاحب! استثنائے عقلی وہاں ہوتا ہے جہاں **تفضیل الشیء علیٰ نفسہٖ** یا **امامت الشیء علیٰ نفسہٖ** یا **سیادۃ الشیء علیٰ نفسہٖ** یا اس طرح کی باتیں لازم آئیں۔ اور جہاں ایسا نہ ہو وہاں استثنائے عقلی ماننا آپ جیسے احمقوں کا کام ہے۔

امام الانبیاء وسید الانبیاء میں تو استثنائے عقلی ہے وہ اس طرح امام الانبیاء وسید الانبیاء سرکار کو کہا جاتا ہے۔اور سرکار خود نبی ہیں الانبیاء میں داخل ہیں۔تو سرکار کا خود اپنے اوپر امام ہونا لازم آیا۔اور خود اپنے اوپر سردار ہونا لازم آیا۔اور یہ عقلاً درست نہیں۔

اب یہاں کہا جاتا ہے کہ سرکار کا استثناء عقلی ہے یا بداہت عقل مخصص ہے۔مگر آیتِ کریمہ **انی فضلتکم علی العلمین** میں امتِ مصطفیٰ کا شامل نہ ہونا بداہت عقل واستثنائے عقلی کی وجہ سے ماننا یہ آپ ہی کی شانِ نزاکت ہے۔اگر **انی فضلتکم علی العلمین** میں امت مصطفیٰ کو شامل مان لیں تو **تفضیل الشیء علیٰ نفسہٖ** کہاں لازم آیا۔اگر بنی اسرائیل کا امّتِ مصطفیٰ پر افضل ہونا لازم آتا ہو تو **تفضیل الشیء علیٰ نفسہٖ** ہے یا **تفضیل الشیء علیٰ غیرہٖ** ہے؟

ملا جی! یہ **تفضیل الشیء علیٰ نفسہٖ** نہیں بلکہ **تفضیل الشیء علیٰ غیرہٖ** ہے۔ اور **تفضیل الشیء علی غیرہٖ** عقلاً نادرست کہاں جو آپ کو یہاں استثنائے عقلی دِکھائی دے رہا

Scanned by CamScanner

ہے۔عام طور پر بولا جاتا ہے زید عمرو سے افضل ہے، بکر خالد سے افضل ہے، کیا آپ کے نزدیک یہ سب عقلاً مردود ہے؟

صحیح بات وہی ہے جو میں نے ''انکشاف'' میں کہی تھی کہ آپ وہابیوں کی طرح بولتے تو ہیں مگر سمجھتے کچھ نہیں۔انی فضلتکم علی العلمین میں امت مصطفےٰ کا عدم شمول استثنائے عقلی اور بداہتِ عقل کی وجہ سے نہیں بلکہ نقل کی وجہ سے ہے۔مطالعہ فرمایئے تفسیر جلالین شریف۔اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے''ای عالمی زمانھم ''یعنی اپنے زمانے کے عالم پر فضیلت حاصل ہے۔یعنی امت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شامل ہی نہیں ہے تو استثناء کس کا ہوگا؟

اناڑی مصنف صاحب!اور پڑھنے کی ضرورت ہے۔انی فضلتکم علی العلمین میں استثنائے عقلی کہاں اور کیسے ہے؟میں نکالتا ہوں پڑھ لیجئے اور سیکھ لیجئے آئندہ غلطی نہ کیجئے۔ لگتا ہے''مناظرہ رشیدیہ''ٹھیک سے نہیں پڑھی۔حیرت ہے آپ کی عقل پر جہاں استثنائے عقلی ہے ہی نہیں وہاں استثنائے عقلی مان رہے ہیں۔اور جہاں ہے وہاں آپ کا وہم وگمان بھی نہیں جاتا۔انی فضلتکم علی العلمین میں نے تم کو سارے عالم پر فضیلت دی۔اللہ نے بنی اسرائیل سے فرمایا اور عالم ماسوی اللہ کو کہتے ہیں تو بنی اسرائیل خود عالم ہیں کہ عالم ماسوی اللہ کو کہتے ہیں لہٰذا بنی اسرائیل کا اپنے اوپر افضل ہونا لازم آیا۔یہ موقع ہے جہاں کہا جاتا ہے استثنائے عقلی ہے یا بداہتِ عقل مخصص ہے۔کیونکہ تفضیل الشی علیٰ نفسہٖ عقلاً مردود ہے۔اور مذکورہ آیت کریمہ میں امت مصطفےٰ کا شامل نہ ہونا نقلاً ہے۔اتنی وضاحت کے بعد بھی اگر آپ کی فہم تنگ میں مسئلہ داخل نہیں ہوا ہے تو اعلیٰ حضرت سرکار کی کتاب''فتاویٰ رضویہ''شریف جدید ایڈیشن جلد ۲۱ ص ۳۴۷ کی یہ عبارت ملاحظہ کریں:

''یعنی موصوف کا استثناء تو عقلی ہے کہ خود اپنے نفس پر بادشاہ ہونا معقول نہیں''۔

Scanned by CamScanner

لکھ کر بھول جانا ملاجی کی خصوصیت:

"کچھ اورالزامات کی تردید" کے ص ۱۳؍کی عبارت دیکھیں اور جھوٹ یا حماقت پرافسوس کریں۔لکھتے ہیں کہ:

"توجس نے خدا کے محبوب کو بندہ کہنے سے انکار کیا تو اس کو اعلیٰ حضرت قطعاً کافر لکھ چکے۔اب جو خدا کے سامنے بھی انبیاء اولیاء کے بے بس ہونے کا صرف انکار ہی نہ کریں بلکہ اس کو گستاخی قرار دیں ان کے بارے میں کیا فتویٰ ہونا چاہئے میں خود کچھ نہ کہہ کر اس فیصلے کو مفتیانِ اہل سنت کے سپرد کرتا ہوں۔

گذارش:

مفتیان کرام سے گذارش ہے کہ اناڑی صاحب اس تحریر میں اپنے شاطرانہ جال میں پھنسانے کیلئے جو کہلوانا چاہتے ہیں اگر آپ حضرات نے وہ کہہ دیا تو آپ حضرات بھی پھنس جائیں گے۔کیونکہ ان کا کوئی بھروسہ نہیں۔کہ یہاں آپ حضرات سے کچھ اور کہلوادیں اور خود کچھ اور لکھ دیں۔اگر یقین نہ ہو تو ان کی کتاب "درمیانی امت" ص ۹۵؍کی یہ عبارت ملاحظہ کریں۔

"بس آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا نام لے کر اسی کی ذاتی اور حقیقی ملکیت وبادشاہت وقدرت وجلالت کا ذکر کر کے حضرات انبیاء واولیاء کو اس کے مقابلے میں پیش کر کے انھیں بے اختیار، مجبور، بے طاقت، بے نفع جیسے الفاظ سے یاد کرنا ان کی بارگاہوں میں گستاخی بے ادبی کرنا ہے۔اور دل کی بھڑاس نکالنا ہے۔شیطانی کلیجے کو ٹھنڈ پہنچانا ہے۔اس کے علاوہ کچھ نہیں"۔

مفتیان کرام اب فتویٰ صادر فرمائیں کہ جناب تطہیر اپنی تحریر کی روشنی میں بے ادب ہیں،

Scanned by CamScanner

گستاخ ہیں، شیطان ہیں، اس کے علاوہ کچھ نہیں۔

"مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری"

اناڑی صاحب جب اس کے علاوہ کچھ نہیں تو پھر اتنی لمبی چوڑی تاویل کیوں کر رہے ہیں۔ اتنا تو آپ جانتے ہوں گے کہ صریح میں تاویل مسموع نہیں ہوتی۔ یہ دیکھئے فتاوی رضویہ جلد نمبر ۶ / ص ۵۲ / بحوالہ شفا قاضی عیاض۔ التاویل فی الضروری لایسمع یہ دیکھئے فتاوی رضویہ جلد نمبر ۱۵ / ص ۲۰۲ / اعلیٰ حضرت سرکار آپ جیسوں کے لئے کیا فرماتے ہیں:

"وائے ناانصافی اگر کوئی تمہارے باپ کو گالی دے تو اس کے خون کے پیاسے رہو صورت دیکھنے کے روادار نہ ہو، بس پاؤ تو کچا نگل جاؤ، وہاں نہ تاویلیں نکالو نہ سیدھی بات ہیر پھیر میں ڈالو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت وہ کچھ سنو اور آنکھ نیلی نہ کرو بلکہ اس کی امامت و پیشوائی کا دم بھرو، ولی جانو، امام جانو، جو اسے برا کہے الٹی اس سے دشمنی ٹھانو، بدلگام کی بات میں سو سو طرح کی پیچ نکالو، رنگ رنگ کی تاویلیں ڈھالو جیسے بنے اس کی بگڑی سنبھالو۔ اس کی حمایت میں عظمت مصطفےٰ کو پس پشت ڈالو یہ کیا ایمان ہے، کیسا اسلام ہے، کیا اسی کا نام اسلام ہے؟" اے راہ رو پشت بمنزل ہوشدار"..........

اناڑی صاحب جو تاویلاتِ بے جا بلکہ تکلفات بعیدہ آپ کرتے پھر رہے ہیں ان تاویلات سے پہلے کم از کم اپنی ہی کتاب "درمیانی امت" ص ۹۱ / کی یہ عبارت جو آپ نے وہابیوں کے بارے میں لکھی ہے دیکھ لیتے کہ:

"کبھی کبھی یہ لوگ ان عبارتوں میں تاویلیں کرتے ہیں اور معنی و مراد کچھ سے کچھ بنا کر صفائی پیش کرنا چاہتے ہیں۔ ان سے پوچھا جائے کہ ایسی عبارتیں لکھنے کی ضرورت ہی کیا تھی کہ جن کی صفائی پیش کرنے کو پھر سے پوری پوری کتابیں لکھنا پڑیں۔ اور صفائی پیش کرنا اور تاویلیں کرنا ایسا ہی ہے

Scanned by CamScanner

کہ جیسے کوئی کسی سے کہے کہ میں نے تیری بہن کے ساتھ ہمبستری کی ہے
اور وہ شخص جب اس قائل سے جھگڑے تو کہہ دے کہ تیری بہن سے میری
مراد میری بیوی ہے۔ بھلا بتایئے یہ تاویل چل جائے گی؟"

اب اس کو ذرا اپنے اوپر فٹ کر کے دیکھ لیجئے اور اپنے آپ سے پوچھئے کہ اگر ان کی تاویلیں نہیں چلیں گی تو آپ کی بے جا تاویلیں کیسے چلیں گی؟

جب تمہارا وہابیوں سے یہ کہنا ہے کہ ایسی باتیں کیوں لکھی گئیں جس کی صفائی کے لئے مکمل کتابیں لکھنی پڑ رہی ہیں۔ تو جناب یہی بات اپنے اوپر فٹ کر کے یہ بتایئے کہ آپ نے ایسی باتیں کیوں لکھیں جس کی صفائی کے لئے آپ کو بھی مکمل کتابیں لکھنی پڑ رہی ہیں۔ جناب مصلح صاحب! اپنی بھی اصلاح کر لیا کیجئے۔

"نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن"

اب یہیں پر فارسی کا ایک شعر سن لیجئے سازگار موقع ہے۔

دو گونہ رنج و عذاب است جانِ لیلیٰ را بلائے صحبت مجنوں و فرقتِ مجنوں

علامہ عاشق الرحمٰن کا فتویٰ:

"کچھ اور الزامات کی تردید" کے ص ۱۶ر پر علامہ عاشق الرحمٰن کے فتوے کا کچھ حصہ نقل کرنے کے بعد لکھا کہ "یہ اسے چھپائے ہوئے ہیں"

گذارش یہ ہے کہ اس فتوے کے آخر میں یہ بھی ہے اس کو کیوں نہیں بیان کیا کہ:

"شخصِ مذکور کے اقوالِ مذکورہ میں وہابیہ دیوبندیہ کے اقوال کا رنگ دکھائی دے رہا ہے۔ تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ شخصِ مذکور کے قلب میں وہابیت کی طرف کچھ میلان کے ہونے کا پتہ چل رہا ہے"۔

Scanned by CamScanner

اگر اتنے ہی ان کے معتقد ہیں تو چلئے اسی پر عمل کر لیجئے۔ اور اپنا محاسبہ کر لیجئے۔

پھر تمہارے معتمد و مستند کی طرف سے ایک مضمون واٹس اپ پر آیا تھا کہ:

"مولوی تطہیر احمد سلمہٗ ۲۹؍ذوالحجہ ۱۴۳۷ھ مطابق ۲؍اکتوبر ۲۰۱۶ء بروز اتوار مرکزی دارالافتاء سوداگران بریلی شریف حاضر ہوئے میرے حکم پر اُن کی کتابوں میں جو باتیں قابلِ حذف ہیں اُن پر مفتیانِ مرکزی دارالافتاء نے نشانات لگادیئے ہیں۔ مولانا موصوف نے اُن کو بہت جلد حذف کرنے کا وعدہ کرلیا ہے۔ یہ میسیج اُنھیں کی فرمائش پر جاری کیا جارہا ہے"۔

اور تم کتابیں لکھ کر اُن کو صحیح کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگائے ہوئے ہو۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ تمہاری ساری عبارتیں تمہارے نزدیک درست ہیں اب پہلے تم اور تمہارے آقا آپس میں بیٹھ کر فیصلہ کرلیں کہ تم صحیح ہو یا ازہری میاں؟

اگر چہ صرف حذف کرنا کافی نہیں ہے۔ جن عبارتوں پر نشان دہی کی گئی ہے ان کی غلطیوں کا معیار کیا ہے، آیا اُن کی وجہ سے توبہ ضروری ہے یا صرف حذف کرنا کافی ہے؟ اور جن حضرات نے اپنے گھروں میں وہ کتابیں رکھی ہیں اُن کا کیا ہوگا؟ کیا حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے کتابوں کے جلانے کا حکم فرمایا ہے یا صرف توبہ؟

خلافِ شرع کتابوں کے جلانے کا حکم:

دیکھئے فتاویٰ رضویہ شریف میں سرکار اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

"جس طرح کتاب چھاپ کر ان کفریات وضلالات کی اشاعت کی یونہی اُن سے تبری اور اپنی توبہ کا اعلان کرے کہ آشکارا گناہ کی توبہ بھی آشکارا ہوتی ہے .... ہاں اتنا ضرور کہوں گا کہ اب اُس کی اشاعت سے باز رہے جس قدر جلدیں باقی ہوں جلادے اور حتی الوسع اُس کے اخماد نار و اماتت اذکار میں سعی کرے......"

(فتاویٰ رضویہ شریف ص ۳۰۴ جلد ۱۱)

Scanned by CamScanner

ملا جی! ذرا انصاف کی کنجی سے دیدۂ عقل کے کواڑ کھول کر اپنی کتاب "درمیانی امت"

ص ۹۰ رکی یہ عبارت ملاحظہ کریں۔

"یہ عبارت تقویۃ الایمان کے پرانے نسخوں میں ص ۴۲ ر پر ہے نئے نسخوں سے یہ عبارت نکال دی گئی ہے۔لیکن بھائی عبارت نکالنے سے تو کام نہیں چلے گا جو لکھ کر مر گیا اس کے بارے میں بھی کچھ بتاؤ کیا اب مرنے کے بعد وہ توبہ کرے گا اس سے توبہ کرانے کون جائے گا"

بولئے تطہیر صاحب خود کہہ رہے ہیں کہ عبارت نکالنے سے کام نہیں چلے گا اب حامیین کا کیا ہوگا؟ "مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری"

اس کو کہتے ہیں قہر الٰہی کا انتقام کہ جھوٹ کی پردہ دری کے لئے کہیں اور سے کسی کو نہیں بلانا پڑا، بلکہ ان کے گھر سے ہی کام چل گیا۔

بارہ سال سے شائع ہونا صحت کی دلیل نہیں:

"کچھ اور الزامات کی تردید" ص ۱۷ ر پر لکھتے ہیں کہ:

"میری کتاب دس بارہ سال سے شائع ہو رہی ہے۔کافی اہل علم کی نگاہوں سے بھی گذر چکی ہے اگر کوئی نقص تھا تو وہ حضرات نشاندہی فرماتے۔

گذارش:

کیسا حسین خواب ہے۔ویسے جناب یہ خواب ہی خواب ہے حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔جس کی کتابوں میں اردو ادب تک درست نہ ہو اس کی کتابوں کا علماء کیا مطالعہ کریں گے۔شک و تردّد میں مبتلا تھوڑی ہونا ہے جو آپ کی کتابیں دیکھیں گے۔

اور اگر بفرض غلط تسلیم کرلیں کہ اہل علم کی نگاہوں سے کتاب گزر چکی اور انہوں نے نشاندہی نہ کی اس کو صحت کی دلیل سمجھنا آپ کا اناڑی پن ہے۔اگر معاملہ ایسا ہی ہے کہ نشاندہی

Scanned by CamScanner

نہ کی اس لئے تمہاری کتابوں میں غلطیاں نہیں ہیں تو اب کیسے غلطیاں نکل آئیں۔خود اپنے معتمد کی تحریر جو واٹس اپ پر موجود ہے اس کو پڑھ لیجئے کہ تمہاری غلط عبارتوں پر نشان لگادیئے گئے ہیں۔فرمایئے غلطی ہی نہیں تھی تو پھر یہ نشاندہی کیسی۔

اور ایسا بھی تو ہوسکتا ہے جو اعلیٰ حضرت سرکار نے فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۱۱رص ۱۳۰ر پر تحریر فرمایا ہے کہ:

"ان مرتدین سے کیا شکایت عجب ان سے جو مسلمان کہلاتے اور رسول اللہ کی شان میں ایسی شدید ناپاک گالیاں سنتے اور پھر ان کی تاویل کرتے یا قائل کو کافر کہتے ہچکچاتے ہیں۔ لا واللہ وہ خود اپنا ایمان اس دشنام دہندہ پر لٹاتے ہیں"۔

اب اگر اعلیٰ حضرت سرکار کے زمانے میں یہ صورتِ حال تھی اور ایسے لوگ پائے جا رہے تھے تو پھر آج کے زمانے میں بھی ایسا المیہ ہونا کیا جائے تعجب ہے۔اور فتاویٰ رضویہ جلد نمبر ۱۲رص ۱۴۰ر پر تحریر فرماتے ہیں:

"مولانا آج کل تو یہ حالتِ ایمان رہ گئی ہے۔اللہ ورسول کو گالی دینا ضرور کفر ہے۔ مگر زید گالی دے تو معاف ہے انا للہ وانا الیہ راجعون"۔

یعنی اس بات کا اقرار تو ہے کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گستاخی تو ضرور کفر ہے لیکن جس نے گستاخی کی ہے اُس پر کوئی حکم نہیں۔

اناڑی صاحب! جب اعلیٰ حضرت کے زمانے میں یہ حال تھا کہ زید گالی دے تو معاف اب اگر بصیرت وبصارت کا فقدان نہیں ہے تو اندازہ لگالیجئے کہ سو سال کے بعد آج کا حال کیا ہوگا۔

اناڑی صاحب! آپ کہتے ہیں کہ میری کتاب کافی اہل علم کی نگاہوں سے گزر چکی ہے اگر غلطی ہوتی تو نشاندہی کرتے۔ملاجی! آپ آج کی بات کر رہے ہیں۔آیئے میں آپ کو تقریباً سو سال پہلے اعلیٰ حضرت سرکار کے دور کے علماء کا حال سناؤں۔یہ لیجئے فتاویٰ رضویہ

Scanned by CamScanner

جلد۱۲ ص ۱۳۲ اعلیٰ حضرت سرکار تحریر فرماتے ہیں کہ:

''علماء کی یہ حالت ہے کہ رئیسوں سے بڑھ کر آرام طلب ہیں، حمایت مذہب کے نام سے گھبراتے ہیں، جو بندۂ خدا اپنی جان اس پر وقف کرے اسے احمق بلکہ مفسد سمجھتے ہیں''۔

ملاجی! دیکھ رہے ہیں سرکار اعلیٰ حضرت کا درد، فرماتے ہیں جو بندۂ خدا اس پر یعنی حمایتِ مذہب پر اپنی جان وقف کرے اسے احمق ہی نہیں بلکہ مفسد بھی سمجھتے ہیں۔ بولئے یہی رویہ اور برتاؤ آپ کا اور آپ کے ''ہم جنسوں'' کا حشمتیوں و دیگر علمائے حق کے تعلق سے ہے یا نہیں؟ اب آیئے تطہیریت کی جانِ نازاں پر بجلیاں گرانے والی اعلیٰ حضرت کی یہ عبارت ملاحظہ کریں:

''مداہنت ان کے قلب میں پیری ہوئی ہے۔ ایام ندوہ میں ہندوستان بھر کا تجربہ ہوا۔ عبارت ندوہ سن کر ضلالت ضلالت کی رٹ لگا دیں اور جب کہیے کہ حضرت لکھ تو دیجئے تو کہتے ہیں کہ بھائی لکھواؤ نہیں ہمارے فلاں دوست برا مان جائیں گے، ہمارے فلاں استاد کو برا لگے گا۔ بہت کو یہ خیال کہ مفت اوکھلی میں سر دے کر موسل کون کھائے''۔

اناڑی صاحب! جب اس وقت کا یہ حال تھا تو آج تو مداہنت اور سیاست کا بازار گرم ہے، آج کون چاہے گا کہ مفت اوکھل میں سر دے آج تو یہ سوچا جاتا ہے کہ کون سا ایسا راستہ اپنایا جائے کہ ''باغباں بھی خوش رہے راضی رہے صیاد بھی''

ہاں مگر یاد رکھیے تا قیام قیامت ہر دور میں ایسے علمائے حق پائے جاتے رہیں گے جو کسی کی پرواہ کیے بغیر بلا خوف لومۃ لائم حق کی حمایت و تائید کرتے رہیں گے اور حق کے لئے لڑتے رہیں گے۔ اور یہی کہتے رہیں گے جو حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۱ ص ۲۲۵ پر فرمایا ہے:

''اللہ سچا ہے اور سچ کو دوست رکھتا ہے اس نے خادمانِ علم سے عہد لیا ہے کہ حق واضح

Scanned by CamScanner

کردیں اور کسی کی رعایت یا خوفِ ملامت نہ کریں"۔

تمہارے دشمنوں کے سر کچلنے کو رہیں قائم

غلامانِ شہِ احمد رضا خاں یا رسول اللہ

کسی کو چمار کہنا:

"کچھ اور الزامات کی تردید" کے ص ۱۵ا پر لکھتے ہیں کہ:

" آج کل ہمارے ملک میں کسی کو چمار کہنا قانوناً جرم ہے اور چمار سے بھی زیادہ ذلیل کہنے میں اور بھی زیادہ ہتک حرمت ہے۔لیکن اگر کسی کارندے کرمچاری سپاہی وغیرہ کو یہ کہہ دیا جائے کہ وہ ڈی ایم ،ایس پی، آئی جی،ڈی آئی جی کے سامنے بے بس ہے تو وہ اس میں اپنی توہین محسوس نہیں کرے گا"۔

گذارش قادری:

جنابِ والا یہ سمجھ رہے ہوں گے کہ ہم نے جواب دے دیا اور بہت اچھی تاویل پیش کردی ہے۔مگر آیئے ہم آپ کو حقیقت کا آئینہ دِکھاتے ہیں۔اور یہ ثابت کرتے ہیں کہ یہ اچھی تاویل ہے یا ان کی گردن کا نیا پھندہ۔یہ ذہنی بیماری اور قلبی آزار میں اس طرح مبتلا ہو چکے ہیں کہ ان کو کچھ یاد نہیں رہتا کہ ان کے قلم سے کب کیا نکل رہا ہے۔ان کے اس پاگل پن کا ہم کہیں اور سے کچھ جواب دینے کے بجائے انہیں کی کتاب "درمیانی امت" سے ایک عبارت نقل کرتے ہیں۔اس کے نقل کرتے ہی ان کے ایوان میں ایسا دھما کہ ہوگا کہ اس کی بازگشت بہت دور تک اور بہت دیر تک سنائی دے گی۔ملاحظہ کریں "درمیانی امت" ص ۱۵ا:

"اگر کوئی شخص سٹی مجسٹریٹ یعنی کلکٹر کے پاس جائے اور اس سے کہے کہ وزیراعلیٰ اور گورنر کے مقابلے میں آپ کی کوئی اوقات نہیں ہے،ان کے

Scanned by CamScanner

سامنے آپ چپراسی کی سی حیثیت رکھتے ہیں تو یقیناً یہ باتیں اسے اچھی نہیں لگیں گی"۔

قارئین سے گذارش ہے کہ ملاجی کی اس عبارت کو دیکھیں اور موقع کے لحاظ سے کتاب "درمیانی امت" ص ۹۵ رکی یہ عبارت ایک بار پھر دیکھیں اور فیصلہ کریں کہ یہ جنون کا کیسا اعلیٰ نمونہ ہے۔ کہ کہیں اُسی بات کی تصحیح، کہیں اُسی بات کی تغلیط۔ ملاحظہ کریں:

"بس آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا نام لے کر اسی کی ذاتی اور حقیقی ملکیت وبادشاہت وقدرت وجلالت کا ذکر کر کے حضرات انبیاء واولیاء کو اس کے مقابلے میں پیش کر کے انھیں بے اختیار، مجبور، بے طاقت، بے نفع جیسے الفاظ سے یاد کرنا ان کی بارگاہوں میں گستاخی بے ادبی کرنا ہے۔ اور دل کی بھڑاس نکالنا ہے۔ شیطانی کلیجے کو ٹھنڈ پہنچانا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ نہیں"۔

ایک اور اناڑی پن:

"کچھ اور الزامات کی تردید" ص ۱۲ ر پر لکھتے ہیں کہ:

" شاید کوئی کہے کی ایسی آیتیں تو بدمذہب لوگ پیش کرتے ہیں، میں کہتا ہوں کیا معاذ اللہ قرآن میں بٹوارہ ہو گیا ہے کہ کچھ آیتیں ان کے حصے میں چلی گئیں اور کچھ ہمارے"۔

ملاجی! پھر آپ نے اناڑی پن دکھایا۔ قرآن شریف میں بٹوارہ نہیں ہوا نہ ہی اس کے کہنے کا یہ مطلب ہے کہ قرآن میں بٹوارہ ہو گیا بلکہ اس کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ سرکار کو بے بس، مجبور، بے نفع جیسے غلط معتقدات پر بدمذہب لوگ ان ہی آیتوں سے استدلال کرتے ہیں۔ دیکھئے فتاوی رضویہ شریف جلد ۲۴ ر ص ۶۷۳ ر:

"ایک شخص نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تک نہ بخشیں گے خدائے پاک

Scanned by CamScanner

نہ بخشے گا۔اور اس کے ثابت کرنے کے لئے آیاتِ قرآنی غیر متعلق کا حوالہ دے"۔
اعلیٰ حضرت سرکار جواب میں تحریر فرماتے ہیں کہ:
" اس قسم کے استدلال خارجیوں کی ایجاد ہے"
اناڑی صاحب !اب یہاں بھی کہیے کہ کیا قرآن شریف میں بٹوارہ ہوگیا،اپنے استدلال میں وہ شخص بھی قرآن شریف کی آیتیں پیش کرتا ہے اور ان سے غلط استدلال کرتا ہے۔ جو آیتیں اس سے متعلق نہیں ہیں ان کو پیش کرتا ہے اس پر اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ اس قسم کا استدلال خارجیوں کی ایجاد ہے۔ورنہ جو اس نے کہا وہ بات تو شیخ پہلے ہی کہہ چکے ہیں۔یہ دیکھئے فتاویٰ رضویہ جلد ۲۴ ر ص ۶۷۴ ر:
"ارحم الراحمین نہ بخشاید
بے رضائے تو یا رسول اللہ"
اس کے بعد اعلیٰ حضرت سرکار لکھتے ہیں کہ:
"اس کے یہ معنیٰ کسی کے وہم میں نہیں آسکتے کہ معاذ اللہ اس کی مغفرت پر رب العزت قادر نہیں"۔
ملا جی !دیکھا آپ نے وہ شخص آیتِ کریمہ کا غلط معنی پیش کر رہا تھا تو اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ اس قسم کا استدلال خارجیوں کی ایجاد ہے۔اب یہاں بھی کہہ دیجئے کہ" کیا قرآن میں بٹوارہ ہوگیا ہے؟"
اور اسی پر ختم نہیں۔اٹھائیے فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۶ ر ص ۱۴۲ ر ۱۴۳ ر ایک سوال کیا گیا کہ:
"زید کا قول یہ ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مثل بشر تھے کیونکہ قرآن عظیم میں ارشاد ہے کہ قل انما انا بشر مثلکم عمرو کہتا ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت

Scanned by CamScanner

ہمارے مثل نہ تھی'' ....الخ

اس کے جواب میں سرکار اعلیٰ حضرت ص ۱۴۳ر پر فرماتے ہیں کہ:

''عمرو کا قول مسلمانوں کا قول ہے۔اور زید نے وہی کہا جو کافر کہا کرتے تھے قالوا ما انتم الا بشر مثلنا'' کافر بولے تم تو نہیں مگر ہم جیسے آدمی''۔

کہیئے اناڑی صاحب! اب بھی آپ کی فہم تنگ میں داخل ہوا یا نہیں؟ اب یہاں بھی کہیں گے کہ کیا اعلیٰ حضرت نے قرآن میں بٹوارہ کر دیا ہے؟ معاذاللہ رب العلمین ۔ہم بار بار یہ کہتے آئے ہیں ہوش کی دوا کرو، بیمار فکر کا علاج کرو۔

لہٰذا ملاجی اب اگر کوئی کہتا ہے کہ یہ آیتیں تو بدمذہب لوگ پیش کرتے ہیں تو وہ غلط نہیں کہہ رہا ہے وہ وہی کہہ رہا ہے جو اعلیٰ حضرت سرکار نے بتایا ہے۔جیسا کہ ہم نے ماقبل میں واضح کر دیا۔اور آپ کے ذہن میں یہ بات آئی کیسے کہ کوئی یہ کہہ سکتا ہے؟ یعنی آپ بھی سمجھ رہے ہیں کہ ان آیتوں کا وہ مفہوم نہیں ہے جو آپ بنا کر پیش کر رہے ہیں۔اور یہ آپ کے لئے کوئی نیا نہیں ہے۔آپ نے تو اس طرح اور بھی بہت سے مقامات پر گوہر افشانیاں کی ہیں۔بطور نمونہ کچھ پیش کرتے ہیں۔

ملاجی آپ نے کتاب ''ذکر خدا اور امام احمد رضا کے ص ۴۵ر۴۶ر پر لکھا کہ:

''آج کل کی بہت ساری محفلوں، مجلسوں، خانقاہی جلسوں میں میں نے دیکھا کہ اگر کوئی اللہ کا نام لے، اس کا ذکر کرے، اس کی قدرتیں حکمتیں شمار کرائے، اس کی حمد وستائش بیان کرے، شان الوہیت میں وارد آیات قرآنیہ کی تلاوت کر کے اس کے ذکر و شکر، اس کی تہلیل و تحمید، تکبیر و تسبیح، کرے، اس کے محبوب مصطفیٰ جان رحمت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان بیان کرے، اُن کی نعت پڑھے تو خاموش تماشائی سے بنے بیٹھے دکھائی دیتے

Scanned by CamScanner

ہیں، انہیں اس سے سیری نہیں ہوتی اور لگتا ہے کہ انہیں اس میں کوئی لذت اور دلچسپی نہیں اور جب خود ان کا یا ان کے بزرگوں، پیروں کا ذکر ہوتا ہے، ان کی کرامات بیان کی جاتی ہیں، ان کے نعرے لگتے ہیں تو اُچھلتے، کودتے اور خوب واہ واہ کرتے اور داد و تحسین سے نوازتے ہیں۔ انہیں اور ان کا یہ حال دیکھ کر مجھ کو قرآن کریم کی یہ آیت یاد آتی ہے:

وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوبُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْاٰخِرَةِ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِينَ مِنْ دُوْنِهٖ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ اور جب ایک اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو دل سمٹ جاتے ہیں، ان کے جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور جب اس کے سوا اوروں کا ذکر ہوتا ہے جبھی وہ خوشیاں مناتے ہیں۔

[پارہ ۲۴ / رکوع ۲ /]"

(ذکر خدا اور امام احمد رضا ص ۴۵/۴۶/)

ملا جی ہماری گزارش آپ سے یہ ہے کہ لوگوں کی حالت دیکھ کر جو آیت آپ کو یاد آئی اُس آیت میں یہ ہے کہ وہ خدا کے ذکر سے نفرت کرتے اور اُن کے دل تنگ ہو جاتے۔ کیا آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ محفل میلاد میں شریک ہونے والے خدا کے ذکر سے نفرت کرتے ہیں؟ یا الہامِ شیطانی یہاں بھی کار فرما ہے؟

پھر آیت کا ٹکڑا ہے لایؤمنون بالآخرة وہ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔ کیا آپ محفل میلاد میں شریک ہونے والوں کے بارے میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے؟ جناب والا! آیت کو تفسیری ٹکڑے کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں۔ اذا ذکر اللہ وحدہ ای دون الھتھم اس کا مطلب یہ ہوا کہ جب صرف اللہ کا ذکر کیا جائے نہ کہ اُن کے باطل معبودوں کا۔ کیا محفل میں بیٹھنے والے بزرگوں کو معبود سمجھتے ہیں؟ بزرگوں کے ذکر سے آپ نے "اصنام"

کیسے سمجھ لیا؟ آیئے تفسیر جلالین شریف کا حاشیہ نمبر ۷ ار بحوالہ روح البیان ملاحظہ فرمایئے:

هٰذاهو حال الكافر عندذكر الله واما المؤمن فيفرح بذكر الله ويحزن بتركه

تو جناب تفسیر روح البیان کے مصنف علامہ اسمٰعیل حقی اور تفسیر جلالین کے محشی تو یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ حالت کافر کی ہے اور آپ نے لا یؤمنون (یعنی کفار و مشرکین) کو مؤمنین پر اور من دونہٖ (یعنی معبودانِ باطلہ) کو بزرگانِ دین پر چسپاں کر دیا۔

تفاسیر گواہ ہیں بلکہ خود اسی آیت کریمہ یعنی "لا یؤمنون بالاٰخرۃ" سے ظاہر ہے کہ جن کے دل اللہ وحدہٗ لاشریک کے ذکر سے سمٹ جاتے ہیں، تنگ ہو جاتے ہیں اور اس کی توحید سے نفرت کرنے لگتے ہیں وہ کفار و مشرکین ہیں بالخصوص ابو جہل، ولید بن عتبہ، صفوان اور اُبی بن خلف ہیں اور "مِنْ دُوْنِ اللّٰہ" سے مراد اُن کے بُت (لات و عزیٰ) ہیں۔ مگر ڈر نہیں لگا ملا جی کو کہ انہوں نے آیت کریمہ میں ذکر خدا سے تنگ دل ہونے والوں سے مراد مسلمانوں کو لیا اور "مِنْ دُوْنِ اللّٰہ" سے مراد بزرگانِ دین کو لیا، غضب ہے غضب! یہ اسمٰعیل دہلوی کی بولی ہے یا نہیں؟ اس نے بھی تو وہ آیاتِ کریمہ جو کافروں اور بتوں کے تعلق سے ہیں انھیں مسلمانوں اور بزرگانِ دین پر چسپاں کیا ہے۔ دیکھئے اسمٰعیل دہلوی کی کتاب "تقویۃ الایمان" کا صفحہ نمبر ۶، ۷۔ وغیرہ۔ اور اس طرح اس بے دین، امام الوہابیہ نے نہ جانے کتنوں کو گمراہ کیا۔

سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کا فیصلہ:

اب آخر میں بطور فیصلہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت قدس سرہٗ کے ارشاد مبارک کو پیش کر کے کیوں نہ میں تطہیر اور اُس کے ہمنواؤں کو اور مغموم و مفلوج کرتا چلوں۔ تو سُنئے!

"بالجملہ اُس کی تمام سعی یہ رہی کہ جیسے بنے اللہ کے محبوبوں کو بُت اور بھوت اور شیطان سے ملائے اور اُن کی محبت و تعظیم پر سچے مسلمانوں کو کافر و مشرک ابو جہل کے برابر بنائے۔ لہٰذا چھانٹ چھانٹ کر بتوں، بُت پرستوں کی آیتیں انبیاء و غلامانِ انبیاء پر ڈھالتا ہے۔ یہ ملعون کام خارجیوں لعینوں سے سیکھا ہے۔ صحیح بخاری شریف باب قتال الخوارج والملحدین میں ہے

Scanned by CamScanner

کان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھمایراھم شرار خلق اللہ وقال انھم انطلقوا الی
ایٰت نزلت فی الکفار فجعلوھا علی المسلمین۔ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خارجیوں کوتمام مخلوق سے بدتر جانتے تھے۔ کہ انہوں نے وہ آیتیں جو کافروں کے بارے میں اُتریں مسلمانوں پرڈھالیں۔

کہیے اس حدیثِ صحیح بخاری کی شہادت سے دہلوی صاحب (تطہیر صاحب) بدترین خلائق سے ہوئے یانہیں؟ (الاستمداد ص ۳۰)

مسلمانوں پرکون سافتویٰ ٹھونک دیا:

ملاجی "کچھ اورالزامات کی تردید" ص ۱۹ر پر درمیانی امت کی مندرجہ ذیل عبارت:

"کیونکہ آجکل خانقاہوں، درگاہوں، میں بظاہر وہ دیکھنے کومل رہاہے جوکچھ اُنکے پوجا استھلوں مندروں اورگرودواروں میں ہوتاہے۔ مسلمانوں کوچاہیے کہ ہرگز مزارات کوسجدہ نہ کریں۔ نہ چومیں نہ بوسہ تاکہ غیرمسلم، مشرک، بت پرست کسی بھی حیثیت سے ہمیں اپنی طرح نہ سمجھ لیں"۔

نقل کرکے اسی کے نیچے لکھتے ہیں کہ:

"سمجھ میں نہیں آتا اس میں ایساکون ساجملہ ہے جس پرحکم شرعی عائد کیاجائے"۔

گزارش قادری:

آپ حضرات فتاویٰ رضویہ جلد ۴ رغیرمترجم ص ۱۶۰/۱۶۱ رکی یہ عبارت ملاحظہ کریں۔

اعلیٰ حضرت سرکار فرماتے ہیں کہ:

مروان نے اپنے زمانۂ تسلط میں ایک صاحب کودیکھا کہ قبراکرم سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پراپنامنھ رکھے ہوئے ہیں۔ مروان نے اون کی گردن مبارک پکڑکرکہاجانتے ہو کیاکررہے ہو؟ اس پراون صاحب نے اوسکی طرف متوجہ ہوکرفرمایاہاں میں سنگ وگل کے پاس

Scanned by CamScanner

نہیں آیا ہوں۔ میں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوا ہوں۔ میں اینٹ پتھر کے پاس نہ آیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ دین پر نہ روؤ۔ جب اوس کا اہل اوس پر والی ہو۔ ہاں اوسوقت دین پر روؤ جبکہ نا اہل والی ہو۔ یہ صحابی سیدنا ابوایوب انصاری تھے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔ تو تعظیم قبر وروحِ مطہر میں فرق نہ کرنا مروان کی جہالت ہے۔ اور اوس کے ترکہ سے وہابیہ کو پہنچی اور تعظیمِ قبر سے جدا ہو کر تعظیمِ روحِ کریم کی برکت لینا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سنت ہے۔ اور اہل سنت کو اونکی میراث ملی۔ وللہ الحمد۔

نیز اعلیٰ حضرت سرکار قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ:

"ہمارے شیخ تاج العارفین اہل امام اہل سنت خاتم المحققین آستانہ بیت الحرام میں حطیم شریف پر جہاں سیدنا اسماعیل علیہ السلام کا مزار کریم ہے اپنا چہرہ اور داڑھی ملا کرتے تھے، بالجملہ یہ کوئی امر ایسا نہیں جس پر انکار واجب ہو جب کہ اکابر صحابہ اور اجلۂ ائمہ سے ثابت ہے تو اس پر شورش کی کوئی وجہ نہیں۔ اگر چہ ہمارے نزدیک عوام کو اس سے بچنے ہی میں احتیاط ہے"۔

(فتاویٰ رضویہ جلد۹ رص ۸۵ر)

اب غور یہ کرنا ہے کہ اعلیٰ حضرت سرکار تو فرماتے ہیں کہ اس پر شورش کی کوئی وجہ نہیں پھر ملا تطہیر سے پوچھئے کہ مزارات کے چھونے اور چومنے پر اتنا ہنگامہ کیوں کر رکھا ہے۔ ہر وقت چھونا چومنا، جناب ہاتھ دھو کر عوام اہل سنت کے پیچھے پڑ گئے۔

اعلیٰ حضرت سرکار نے لکھا کہ ردِّ بدمذہباں فرض اعظم ہے۔ جناب کو یہ سمجھ میں نہیں آتا۔ البتہ مزارات کی حاضری نے آنجناب کو پاگل بنا رکھا ہے۔

رہی بات غیر مسلموں کے اپنی طرح سمجھنے کی۔ اس پر گزارش یہ ہے کہ پہلے حاجیوں سے کہو کہ مکہ معظمہ سے آبِ زمزم لانا بند کریں۔ کیونکہ ہندو لوگ بھی گنگا سے گنگا جل لاتے ہیں وہ اپنی طرح سمجھ لیں گے۔ تم منھ سے کھانے کے بجائے کہیں اور سے کھانا شروع کرو کیونکہ

Scanned by CamScanner

ہندو بھی منہ سے کھاتے ہیں۔وہ تمہیں اپنی طرح سمجھ لیں گے۔تم پیر سے چلنے کے بجائے کسی اور طریقے سے چلنا شروع کرو کیونکہ ہندو بھی پیر سے چلتے ہیں۔وہ تمہیں اپنی طرح سمجھ لیں گے۔(ملخص از جاء الحق ص ۳۷۳،۲)

اور اسی پر بس نہیں آیئے ''اصول الرشاد'' ص ۱۵۰؍حضور خاتم المحققین کی ایک عبارت ملاحظہ کر لیں:

''بلکہ کمتر فرائض وواجبات اسلام ایسی مشابہت واتحاد سے پاک نظر آتے ہیں۔ یہاں روزہ ہے تو ہنود برت رکھتے ہیں اور کفار بھی اپنے معبودانِ باطل کے لئے سجدہ وطواف کرتے ہیں''۔

لہٰذا ملاجی روزہ رکھنا بھی چھوڑ دو ورنہ ہندو تمہیں اپنی طرح سمجھ لیں گے،کعبہ شریف کا طواف کرنا بھی چھوڑ دو ورنہ ہندو اپنی طرح سمجھ لیں گے۔اللہ کا سجدہ کرنا بھی چھوڑ دو ورنہ ہندو تمہیں اپنی طرح سمجھ لیں گے۔

صرف یہی نہیں بلکہ ملا تطہیر کی جان زار پر قیامت ڈھانے والی ''اصول الرشاد'' ص ۱۵۰؍۱۵۱ کی یہ عبارت بھی ملاحظہ کریں:

''علاوہ ازیں اگر حکم مشابہت قصد ونیت وغیرہ سے مشروط نہ ہو تو اس تقدیر پر چند افعال کے سوا سب احکامِ شرعیہ کا غیر معقول المعنیٰ ہونا لازم آتا ہے۔اور ہر زندیق یہ کہہ سکتا ہے کہ جب مشابہت کفار تمہاری شریعت میں مطلقاً واجب الاحتراز ہے تو شارع نے ان عبادات ومعاملات خصوصاً امثال سجدہ وغیرہ کو کس لئے جائز رکھا''۔

اور ملاجی میں ''انکشاف'' میں بتا چکا ہوں کہ جب تمہاری کور سمجھ کا کوئی اعتبار نہیں تو وہ تو کافر ہیں اُن کی سمجھ کا کیا اعتبار۔کیسا جاہل ہے شریعت کی باگ ڈور کافروں کی سمجھ پر رکھ دی۔معاذ اللہ۔

ملاجی کہتے ہیں کہ سمجھ میں نہیں آتا اس میں کون سا جملہ ہے جس پر حکم شرعی عائد کیا جائے۔

سُنئے اناڑی صاحب! آپ نے لکھا جو کچھ ان کے پوجا استھلوں مندروں میں ہوتا ہے۔ مندر میں گھنٹے بجتے ہیں کیا درگاہوں میں بھی گھنٹے بجتے ہیں؟ مندروں میں پتھر کے بُت ہوتے ہیں اور اُن کی پوجا ہوتی ہے۔ کیا درگاہوں میں بھی معاذ اللہ بُت ہوتے ہیں اور اُن کی پوجا ہوتی ہے؟ مندروں میں شرک وکفر ہوتا ہے کیا درگاہوں پر بھی شرک ہوتا ہے؟

ملا تطہیر اتنا بڑا الزام لگا کر کہتا ہے کہ اس میں غلط کیا ہے؟ اگر یہ کہا جائے کہ ملا تطہیر کے دروازے پر صلحکلیوں کی بھیڑ لگنے لگی ہے کیونکہ ملا تطہیر کے یہاں انہیں بظاہر وہ دیکھنے کو مل رہا ہے جو انہیں بڑے بڑے وہابیوں کے یہاں دیکھنے کو ملتا ہے۔

اگر کوئی کہے کہ ملا تطہیر کے جلسوں میں وہابیوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے، کیونکہ انہیں بظاہر وہ سُننے کو ملتا ہے جو کچھ وہابی عالموں سے سُننے کو ملتا ہے۔

اب اگر وہ کہے کہ میں نے کون سی غلط بات کہہ دی تو کیا ملا تطہیر اُس کو مان لیں گے؟

نیاز و فاتحہ کے خرچ سے ملا کو تکلیف:

ملا تطہیر صاحب تیجہ، دسواں، چالیسواں، پر اعتراض کرتے ہوئے اپنی کتاب "درمیانی امت" میں لکھتے ہیں:

> "بہت سے گاؤں دیہاتوں میں میں نے دیکھا کہ مسجد کے اماموں اور مؤذنوں کو تنخواہیں میسر نہیں ہے اور نیازوں وفاتحاؤں اور عرسوں میں لاکھوں روپے خرچ کردیئے جاتے ہیں"۔

ص ۱۰۵ ر پر مداحانِ بارگاہِ رسالت، صلی اللہ علیہ وسلم پر تنقید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> "آج وہ دور ہے کہ ایک ایک نظم پڑھنے پر شاعروں کو پانچ ہزار روپے کی

Scanned by CamScanner

رقم ایک رات میں دے دی جاتی ہے"۔

ملا تطہیر کے پاس بصارت وبصیرت، عقل وخرد سب کا فقدان ہے۔ تو یہ کیسے سمجھیں گے کہ بزرگوں نے اس کی اجازت کیوں دی۔ اور کیوں اسے قائم ودائم رکھا۔ اور کیوں اعلیٰ حضرت سرکار نے مراسم اہل سنت کی حفاظت میں دلائل وبراہین کے دریا بہادیئے۔

"الحمدللہ ہمارے اکابر اطبائے قلوب تھے۔ خلق کے مرض باطنی کو اچھی طرح جانتے تھے۔ اور اسی اعتبار سے تشخیص کرتے تھے۔ مطالعہ فرمایئے بحر الرائق۔ لکھتے ہیں: کسانی القوم اذاصلوا الفجر وقت الطلوع لاینکر علیهم لانهم لو منعوا یتر کونها اصلاًولو یجوز عنداصحاب الحدیث وأداء الجائز عندالبعض اولیٰ من الترک۔ یعنی قوم کے کاہل لوگ جب فجر کی نماز وقت طلوع شمس پڑھیں تو انہیں روکا نہیں جائے گا۔ اس لئے کہ وہ اگر روک دیئے گئے تو بالکل چھوڑ بیٹھیں گے۔ اور اگر انہوں نے پڑھی تو اصحاب حدیث کے نزدیک جائز ہوگا۔ اور ادا جائز عندالبعض بالکل ترک سے اولیٰ ہے۔

اب اعلیٰ حضرت سرکار کے والد بزرگوار خاتم المحققین علامہ نقی علی خاں کی کتاب اصول الرشاد ص ۱۴۸ کی یہ عبارت ملاحظہ کریں:

"دیکھوان اطبائے قلوب نے خلق کے امراضِ باطنی کو کس طرح تشخیص اور مناسب مرض کے ساتھ عمدہ علاج کیا جزاھم اللہ احسن الجزاء برخلاف اس کے نئے مذہب کے علماء مسائل میں ہر طرح کی شدت کرتے ہیں اور مستحسنات ائمہ دین مستحباتِ شرع متین کو شرک وبدعت ٹھہراتے ہیں تمام ہمت ان حضرات کی نیک کاموں کے مٹانے میں (جو فی الجملہ رونق اسلام کے باعث ہیں) مصروف ہیں۔ اس قدر نہیں سمجھتے کہ لوگ انہیں چھوڑ کر کیا کام کریں گے اور جو روپیہ کہ ان کاموں اور انبیاء اولیاء کے اعتقاد میں صرف کرتے ہیں وہ کس کام میں صرف ہوگا، ہم نے تو ان حضرات کے

Scanned by CamScanner

احتساب ونصیحت کا اثر یہی دیکھا ہے کہ مسلمانوں میں ایک نیا اختلاف اور روزمرہ کا جھگڑا فساد پیدا ہوگیا۔ کوئی کسی کو مشرک بدعتی اور وہ اس کو وہابی گمراہ جہنمی کہتا ہے کسی نے مجلس میلاد چھوڑ کر مسجد نہیں بنوائی یا گیارہویں اور فاتحہ کے عوض دو چار طلبہ علم کو ایک وقت روٹی نہ کھلائی"۔

پھر ص ۱۴۹ ر پر لکھتے ہیں کہ:

"معاذ اللہ دنائت اور خست اس حد کو پہنچی کہ جس کام میں روپیہ کا خرچ پاتے ہیں اس کے مٹانے میں کس درجہ اصرار فرماتے ہیں۔ صرف کرنا تو ایک طرف دوسروں کو خرچ کرتے دیکھ کر گھبراتے ہیں"۔

ملا جی فرمایئے! حضور خاتم المحققین علیہ الرحمۃ والرضوان آپ کا رد کرتے ہیں یا نہیں۔ دراصل بات یہ ہے کہ آپ کی حس مردہ ہو چکی ہے۔ اس لئے آپ کچھ سمجھ نہیں پاتے۔ ورنہ آپ ہی تو ہیں کہ اگر کوئی تیجہ کرے تو آپ کو تکلیف، چالیسواں کرے تو تکلیف، میلاد پاک کرے تو تکلیف، سرکار کی نعت پڑھنے والوں کو نذر پیش کرے تو تکلیف، پیرانِ عظام پر خرچ کرے تو تکلیف، غرض گیارہویں، بارہویں شریف وغیرہ تمام معمولات ومراسم اہل سنت پر خرچ کرے تو تکلیف۔ اب آپ حضور خاتم المحققین کا جملہ یاد کیجئے "اس قدر نہیں سمجھتے کہ لوگ انہیں چھوڑ کر کیا کام کریں گے۔ اور جو روپیہ کہ ان کاموں اور انبیاء اولیاء کے اعتقاد میں صرف کرتے ہیں وہ کس کام میں صرف ہوگا"۔ لہٰذا کبھی تو عقل کی بات کیا کرو!

مقابلے کیلئے نہیں:

"کچھ اور الزامات کی تردید" ص ۱۲ ر پر لکھتے ہیں کہ:

"اور یہ کہ جو کچھ ہے سب اس کا دیا ہوا ہے اس سے مقابلے کیلئے نہیں"۔

پھر ص ۱۳ ر پر لکھتے ہیں کہ:

Scanned by CamScanner

"لیکن یہ حکومت واختیار، بادشاہت واقتدار خدائے پاک کا عطا فرمایا ہوا ہی ہے نا کہ معاذ اللہ سے مقابلہ کے لئے ہے"۔

گزارش:

دیکھ رہے ہیں آپ اناڑی پن! ملاجی مقابلہ کیا کس نے ہے؟ مقابلہ تو جناب ہی نے کیا ہے۔ جیسا کہ میں نے اپنے فتویٰ اور ماقبل میں بھی واضح کر دیا ہے۔ انبیاء اور اولیاء کو اللہ کے سامنے بے بس کہنا مقابلہ ہے یا نہیں؟ جب کہ ملاجی اسی کتاب کے ص ۸؍ پر واضح کر چکے ہیں کہ "سامنے کا لفظ مقابلے کے مفہوم کو بھی شامل ہوتا ہے"۔ ہم "انکشاف" میں آپ کو سنا چکے ہیں۔ ایک ہی چیز ایک صفحہ پر غلط کہنا پھر اسی کو دوسرے صفحہ پر صحیح کہنا یہ ملاجی کا وہ شاطرانہ فن ہے جس کا اپنے خفیہ اور باطل مقصد کے حصول کے لئے جا بجا استعمال کرتے ہیں۔ تا کہ جب کوئی اعتراض کرے تو جواب دے سکیں کہ میں نے تو ایسا لکھا ہے۔ اور جب اس کو لے کر اعتراض کیا جائے تو کہیں میں نے ایسا بھی تو لکھا ہے۔

ہندوستان میں چھوڑا ہی کس کو ہے:

"کچھ اور الزامات کی تردید" ص ۱۷؍ پر لکھتے ہیں کہ:

"مگر تم سے یہ کچھ بعید نہیں کیونکہ تم اب ہندوستان میں چھوڑ ہی کس کو رہے ہو، سوائے چند اپنے حلقہ بگوشوں کے"۔

پھر ص ۳۰؍ پر لکھتے ہیں کہ:

"جو اپنے حلقہ بگوشوں کے علاوہ کسی کو سنی نہ سمجھتے ہوں ان کا کوئی تنقید و تبصرہ، مشورہ، فتویٰ ہمارے لئے قابل التفات نہیں"۔

Scanned by CamScanner

گزارش قادری:

اس کے لئے اولاً ہم آپ کے سامنے فتاویٰ رضویہ جلد ۳۰ ر ص ۳۵۱ رکی ایک عبارت پیش کرتے ہیں ملاحظہ کریں۔ ملا جی! اعلیٰ حضرت سرکار کی عبارت کو غور سے پڑھئے اور پسینہ پونچھ لیجئے کہیں اٹیک نہ پڑ جائے:

"راہِ خدا سے روکنا ضرور ناچار عوام مسلمین کو بھڑ کانے اور دن دہاڑے ان پر اندھیری ڈالنے کو یہ چال چلتے ہیں کہ علماء اہل سنت کے فتویٰ تکفیر کا کیا اعتبار یہ لوگ ذرا ذرا سی بات پر کافر کہہ دیتے ہیں۔ ان کی مشین میں ہمیشہ کفر ہی کے فتوے چھپا کرتے ہیں۔ اسماعیل دہلوی کو کافر کہہ دیا، مولوی اسحاق صاحب کو کافر کہہ دیا، پھر جن کی حیا اور بڑھی ہوئی ہے وہ اتنا اور ملاتے ہیں کہ معاذ اللہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کو کہہ دیا، شاہ ولی اللہ صاحب کو کہہ دیا، حاجی امداد اللہ صاحب کو کہہ دیا، مولانا شاہ فضل الرحمان صاحب کو کہہ دیا پھر جو پورے حد حیا سے اوپر گزر گئے وہ یہاں تک بڑھتے ہیں کہ عیاذاً باللہ حضرت شیخ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کہہ دیا غرض جسے جس کا زیادہ معتقد پایا اس کے سامنے اس کا نام لے دیا کہ انھوں نے اسے کافر کہہ دیا"

ملا جی! غور فرمایئے آپ غلامانِ بارگاہِ اعلیٰ حضرت پر وہی الزام لگا رہے ہیں۔ جو اس زمانے کے لوگوں نے حضور اعلیٰ حضرت پر لگائے تھے۔ آپ اُن لوگوں کے ساتھ ہیں جنہوں نے الزامات لگائے تھے۔ اور اللہ کا شکر ہے کہ ہم اعلیٰ حضرت سرکار کے ساتھ ہیں۔

رہی یہ بات کہ ہمارا کوئی بھی فتویٰ و تبصرہ آپ کے لئے قابل التفات نہیں اس پر گزارش یہ ہے کہ اگر مفسدانہ خیالات کا جنازہ نہیں نکلا تو چشم اشکبار کیوں ہے، اگر گھر جلا نہیں ہے تو ماتم کی صدائیں کیوں آ رہی ہیں، یہ بے چینی کیوں دِکھائی دے رہی ہے،

Scanned by CamScanner

"کچھ اور الزامات کی تردید" ص ۱۸ر پر "ذکر خدا اور امام احمد رضا" کے ص ۹۴ر کی یہ عبارت نقل کی ہے:

"آجکل خانقاہوں اور درگاہوں میں بظاہر وہ دیکھنے کو مل رہا ہے کہ جو کچھ ان کے پوجا استھلوں مندروں اور گردواروں میں ہوتا ہے اور تم نے اس سلسلے میں اعلیٰ حضرت کی جو عبارت پیش کی ہے اُس کا ہماری عبارت سے کوئی تعلق ہی نہیں وہ ان لوگوں کیلئے ہے جو مزاراتِ اولیاء پر حاضری کو ناجائز و حرام کہتے ہیں اور مزاروں کو بتوں کا استھان بتاتے ہیں"۔

قارئین سے گزارش ہے کہ آپ سب سے پہلے فتاویٰ رضویہ شریف کی وہ عبارت دیکھیں جو میں نے ان کا رد کرتے ہوئے پیش کی تھی۔ فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۹ ر ص ۱۱۲ر کا سوال وجواب:

کیا فرماتے ہیں علماء دین متین اس مسئلہ میں کہ کوئی جانور یا شیرینی مندر میں یا بت پر یا دیس بھیروں وغیرہ کی استھان پر یا خواجہ معین الدین چشتی اجمیری وغیرہ کی قبر پر چڑھائی جائے اور اس بت کا پجاری یا استھان کا پجاری یا قبر کا مجاور اُس چڑھاوے کو لے لے اور اس کو بیچے تو مول لینا درست ہے یا نہیں؟

یہ ہے سوال۔ اب جواب ملاحظہ کریں:

"عجب وہ مسلمان کہ اسلام اور کفر میں فرق نہ کرے عجب وہ مسلمان کہ بتوں کے استھان اور اولیائے کرام رضی اللہ عنہم کے مزاراتِ طیبہ کو ایک ساتھ گِنے بُت پر چڑھاوا چڑھانا کفر ہے اور اولیائے کرام کو ایصال ثواب، طریقِ اسلام"۔

قارئین سے گزارش ہے کہ سوال و جواب دونوں مطالعہ کریں کہاں اعلیٰ حضرت نے تخصیص فرمائی ہے کہ یہ وہابیوں کے لئے ہے۔ سوال کو غور سے دیکھئے مندر اور استھان استعمال کیا ہے

Scanned by CamScanner

اور حضرت خواجہ غریب نواز کی تربت کو خواجہ معین اجمیری چشتی کی قبر لکھا ہے۔ اگر وہابی دیوبندی ہوتا تو مزار کو بھی استھان لکھتا جیسا کہ اناڑی صاحب ماقبل کی عبارت میں اس کا اقرار کر چکے ہیں۔ اور اعلیٰ حضرت کے جواب میں تو کہیں شائبہ تک نہیں ہے۔ ملا جی نے زبردستی تخصیص کر دی کہ یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو مزاراتِ طیبہ پر حاضری کو ناجائز کہتے ہیں۔ یعنی وہابی دیوبندی۔ ویسے ملا جی یہ کہنے میں بہت آگے ہیں کہ یہ فلاں کے لئے ہے ، یہ فلاں کے لئے ہے۔

ملا جی آیئے اشکبار آنکھوں کے ساتھ فتاویٰ رضویہ جلد ۲/ص ۳۲/کی یہ عبارت ملاحظہ کریں:

"اگر ہر جگہ ایسی ہی تخصیص تراش لینے کا دروازہ کھلے تو احکامِ شرعیہ سے بے قیدوں کو سہل چھٹی ملے جہاں چاہیں کہدیں یہ حکم خاص فلاں لوگوں کے لئے ہے"۔

کہئے بے قید صاحب! آپ نے بھی بہت جلدی چھٹی لے لی۔ اور آیئے اشک بار آنکھوں سے فتاویٰ رضویہ جلد ۳/ص ۸۴۷/کی یہ عبارت ملاحظہ کیجئے:

"ادعاء تخصیص بے مخصص محض باطل و مردود ہے"۔

اعلیٰ حضرت کی عبارت "عجب وہ مسلمان" سے کیسے آپ نے بدمذہبوں کو سمجھ لیا اور اپنے کو خارج کر لیا۔

اور اگر بفرض محال یہ مان لیا جائے جیسا کہ آپ نے لکھا کہ "وہ ان لوگوں کیلئے ہے جو مزاراتِ اولیاء پر حاضری کو ناجائز و حرام کہتے ہیں اور مزاروں کو بتوں کا استھان بتاتے ہیں"۔ یعنی وہابی دیوبندی۔ تو کیا وہابی دیوبندی کے لئے پابندی ہے کہ وہ مزارات طیبہ کو ایک ساتھ نہ گنیں، یا اُن سے مشابہت نہ کریں۔ اور ملا جی یا ملا جی کے خیال میں اہل سنت کو اس کی چھوٹ ہے کہ وہ مزارات طیبہ اور مندروں کو ایک ساتھ گنیں، یا اُن سے مشابہ ہونا لکھیں؟۔ معاذاللہ رب العلمین

اسٹیج پر مغلظات کا الزام:

"کچھ اور الزامات کی تردید" ص ۴۴ پر لکھتے ہیں کہ:

" یہ اہل سنت کے خلاف دوسرے باطل فرقوں کی تردید پر اسٹیجوں سے ایسی چیخ و پکار، فحش کلامی، مغلظات، بازاری الفاظ سے کرتے ہیں"

گزارش قادری:

سارا زمانہ جانتا ہے کہ ہم نے اگر کُتا کہا تو وہابی دیوبندی کو، ہم نے سوئر کہا تو وہابی کو، ہم نے گدھا کہا تو وہابی کو، ہم نے توہین وتذلیل کی تو دشمنانِ رسول کی۔ اور گستاخانِ خدا اور رسول کی توہین وتذلیل کرنا نیکی ہے۔ جیسا کہ فتاویٰ رضویہ شریف میں اعلیٰ حضرت سرکار فرماتے ہیں کہ:

"کافر کی ہجو کرنا نیکی ہے"

ہم نے اگر کتا اور سوئر کہا بھی ہے تو سرکار مفتی اعظم کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے، اور اس سلسلے میں ملا جی اور ملا جی جیسے صلح کلیوں اور ان کے حواریوں کے منھ میں پتھر ٹھونسنے کے لئے فتاویٰ مصطفویہ شریف کی یہ عبارت کافی ہے۔ ہمیں زیادہ کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ مطالعہ فرمائیے فتاویٰ مصطفویہ ص ۶۱۳ پر سرکار مفتی اعظم لکھتے ہیں کہ:

"یہ بے تہذیب و بے ادب مدعیانِ تہذیب و ادب علماء پر بے تہذیبی کا الزام لگاتے ہیں اور بے ادبی کو منھ آتے ہیں کہ یہ لوگ گالیاں سناتے ہیں مخلوق خدا کو ناحق سناتے ہیں، بہت سختیاں برتتے ہیں، نہایت شدتیں کرتے ہیں، ان کے اعتراض علماء ہی تک نہیں رہتے بلکہ اللہ و رسول تک جاتے ہیں علماء ہی ان گندی گھنونی گالیوں سے ایذا نہیں پاتے بلکہ یہ کہہ کر اللہ و رسول تک ایذا پہنچاتے ہیں۔ علماء کیا فرماتے ہیں جنہیں یہ گالیاں بتاتے ہیں۔ بے تہذیبی ٹھہراتے ہیں، علماء تو وہی کہتے ہیں جو قرآن وحدیث انہیں سکھاتے ہیں وہ اگر کافر کہتے ہیں تو اللہ و رسول

Scanned by CamScanner

نے فرمایا فان اللہ عدو للکفرین ۔تو اللہ دشمن ہے کافروں کا وہ فاسق کہتے ہیں تو قرآن نے فاسق فرمایا۔ و اللہ لایھدی القوم الفاسقین۔

وہ اگر ضال کہتے ہیں تو خدا نے فرمایا:

غیر المغضوب علیھم و لا الضالین۔ نہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔

وہ اگر منافق کہتے ہیں تو ان کے رب نے فرمایا اَلْـمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعضھم من بعضٍ یأمُرونَ بِالمنکرِ وَینھَونَ عنِ المعروفِ (پ۱۰/ ع۱۵/) منافق مرد اور منافق عورتیں ایک تھیلی کے چٹے بٹے ہیں برائی کا حکم دیں اور بھلائی سے روکیں۔

وہ اگر فاجر کہتے ہیں تو اللہ نے فرمایا: اولٰٓئِکَ ھُم الْکَفَرَۃُ الْفَجَرَۃُ (پ ۳۰/ ع۵/) یہ وہی ہیں کافر بدکار۔

وہ اگر ملعون کہتے ہیں تو قرآن نے فرمایا: وَلَعَنَھُمُ اللّٰہُ (پ۱۰/ ع۵/) اور اللہ کی ان پر لعنت ہے۔

وہ اگر جھوٹا کہتے ہیں تو قرآن نے فرمایا: لَعنَۃُ اللّٰہِ علی الکاذبین (پ ۳/ ع۱۴/) جھوٹوں پر اللہ کی لعنت۔

وہ اگر ظالم کہتے ہیں تو قرآن میں آیا: اَلا لعنَۃُ اللّٰہِ علی الظّٰلمین (پ۱۲/ ع۲/) ارے ظالموں پر خدا کی لعنت۔

وہ اگر خائن کہتے ہیں تو قرآن میں ہے: وان اللّٰہَ لایھدی کیدالخائنین (پ۱۲/ ع۱۳/) اور اللہ دغابازوں کا مکر نہیں چلنے دیتا۔

وہ اگر خائب و خاسر کہتے ہیں تو یہ بھی قرآن میں ہے: اُولٰٓئِکَ ھُم الْخٰسِرُوْنَ ط (پ۱/ ع۳/) وہی نقصان میں ہیں۔

وہ انہیں ناری جہنمی بتاتے ہیں تو قرآن میں ہے: اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ

فِيهَا خٰلِدُوْن (پ ا ر ع ۱۴) وہ دوزخ والے ہیں ان کو ہمیشہ اس میں رہنا۔

وہ اگر فریبی کہتے ہیں تو ہم یہ بھی قرآن سے دکھا چکے ہیں، وہ اگر مرتد کہتے ہیں تو ہم اس کا پتہ بھی قرآن سے بتا چکے۔ غرض وہ کیا ہے جو علماء اپنی طرف سے کہتے ہیں، وہ حکم شریعت بیان کرتے ہیں اس پر تو یہ شرارِ لئامِ جاہلانِ بدلگام یہ منہ زوریاں کرتے اور علماء پر بے تہذیبی بے ادبی اور تعصب وجہالت ضد ونفسانیت غرور تکبر کا الزام لگاتے ہیں۔ انھیں شریر النفس مفسد مسلمانوں میں تفریق کرنے والا، بھائیوں میں پھوٹ ڈالنے والا بتاتے ہیں، احکام شریعت کو گالیاں ٹھہراتے ہیں۔ اگر علماء وہ سب کچھ بھی اعلان کے ساتھ فرماتے جو کفار ومنافقین کے لئے قرآن عظیم نے فرمایا اور جیسا کچھ انھیں بتایا تو معلوم نہیں یہ شریر النفس متعصب پیکر غرور مجسمۂ ضد ونفسانیت جہال بے خرد کیسا کچھ جامہ سے نکلتے آپے سے باہر آتے۔ قرآن کریم نے انہیں سفیہ احمق بے وقوف بدعقل فرمایا: الا انهم هم السفهآء ولكن لايعلمون ط (پ ا ع ۲ ر) سنتا ہے وہی احمق ہیں مگر جانتے نہیں۔

وہ اگر انہیں مفسد کہتے ہیں تو اس قرآن نے انھیں مفسد فرمایا: الا انهم هم المفسدون ولكن لَّايشعرون ط (پ ا ع ۲ ر) سنتا ہے وہی فسادی ہیں مگر انہیں شعور نہیں۔

قرآن نے انہیں جاہل بتایا: واعرض عنِ الجَاهِلِينَ ط (پ ۹ ع ۱۴ ر) اور جاہلوں سے منہ پھیر لو۔

سَلٰمٌ عليكم لانَبْتَغِي الْجاهلينَ ط (پ ۲۰ ع ۹ ر) بس تم پر سلام۔ ہم جاہلوں کے غرضی نہیں۔

قرآن نے انھیں گدھا کہا: كَمَثَلِ الحمارِ يَحملُ اَسفاراً (پ ۲۸ ع ۱۱ ر) گدھے کی مثال ہے جو پیٹھ پر کتابیں اٹھائے۔

كَاَنَّهُم حُمُرٌ مُستفِرةٌ من قَسْوَرَةٍ ط (پ ۲۹ ع ۱۶ ر) گویا وہ بھڑکے ہوئے گدھے ہوں کہ شیر سے بھاگے ہوں۔

Scanned by CamScanner

قرآن نے اُنہیں کُتّا کہا: کمثل الکلب ان تحمل علیه یلهث او تترکهٗ یلهث ط (پ۹/ع۱۲/)

کتے کی طرح ہے تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکالے اور چھوڑ دے تو زبان نکالے۔

بلکہ کُتّے سوئر سے زیادہ بھی بدتر فرمایا: اُولٰئک کالانعام بل ھُم اضل ؕ (پ۹/ع۱۲/)

وہ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بڑھ کر گمراہ۔

اُولٰئک ھُم شرُّ البریۃ (پ۳۰/ع۲۲/)

وہی تمام مخلوق میں بدتر میں بدتر ہیں۔

بحمدہٖ تعالیٰ کلام اپنے منتہیٰ کو پہنچا اور ظاہر و باہر ہوا کہ یہ علماء کو بے تہذیب و بے ادب بتانے والے خود سخت بے تہذیب اور نہایت بے ادب ہیں۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

علمائے کرام تخلقوا باخلاق اللہ پر عامل ہیں اور اخلاق الٰہیہ سے شدت علی الکفار ہے اس لئے وہ اپنے محبوب رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیٰ سائر الانبیاء والمرسلین وآلہٖ وصحبہٖ اجمعین کو اس کا حکم فرماتا ہے۔........................"

ضد و نفسانیت وہٹ دھرمی کو پرے رکھتے ہوئے فرمانِ سرکارِ مفتی اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بنظر انصاف دیکھئے کہ کن کن ناموں کو قرآن کریم سے دشمنانِ اسلام کے لئے ثابت فرمایا:

۱: وہ فاسق ہے۔

۲: ضال ہے۔

۳: منافق ہے۔

۴: فاجر ہے۔

Scanned by CamScanner

۵ : ملعون ہے۔

۶: جھوٹا ہے۔

۷ : ظالم ہے۔

۸ : خائن ہے۔

۹: خائب ہے۔

۱۰: ناری ہے۔

۱۱: مفسد ہے۔

۱۲ : جاہل ہے۔

۱۳ : گدھا ہے۔

۱۴ : کتا ہے۔

۱۵ : سوئر سے بھی زیادہ بدتر ہے۔

اب ایک بار پھر اپنی عبارت کو دہرا لیجئے:

" یہ اہل سنت کے خلاف دوسرے باطل فرقوں کی تردید پر اسٹیجوں سے ایسی چیخ و پکار، فحش کلامی، مغلظات، بازاری الفاظ سے کرتے ہیں"

اور اس کے فوراً بعد سرکار مفتی اعظم کی عبارت بھی دُہرا لیجئے:

"یہ بے تہذیب و بے ادب مدعیانِ تہذیب وادب علماء پر بے تہذیبی کا الزام لگاتے ہیں اور بے ادبی کو منھ آتے ہیں کہ یہ لوگ گالیاں سناتے ہیں.........." الخ

......."تو بفضلہٖ تعالیٰ ہر ادنیٰ عقل والے پر روشن ہوگیا کہ علمائے کرام متخلق باخلاق اللہ المنان ہیں ہر طرح اس کے اور اس کے رسول کے تابع فرمان ہیں۔

(فتاویٰ مصطفویہ ص ۶۱۸)

Scanned by CamScanner

اب اگر ہم قرآن وحدیث واقوالِ سرکارِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور سرکار مفتی اعظم ہند کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے وہابیوں، دیوبندیوں اور دشمنانِ خدا اور سول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کُتا سوئر کہیں تو اُنہیں مرچیں لگ رہی ہیں، کہ یہ تہذیب کے خلاف ہے۔ لیکن اولادِ رسول اولادِ علی حسنی حسینی سید آلِ غریب نواز حضرت سید فرید الحسن صاحب قبلہ چشتی گدی نشین اجمیر شریف کو معاذ اللہ گدھا کہا گیا تب انہیں اور اُن کے حواریوں کو تہذیب اور آلِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین نظر نہ آئی، جب کہ اعلیٰ حضرت سرکار نے فتاویٰ رضویہ شریف جلد ا ص ۲۲۳ پر فرمایا کہ:

"پھر بھی سید کا فضل ذاتی ہے جو فسق بلکہ بدمذہبی سے بھی نہیں جاتا جب تک معاذ اللہ حد کفر تک نہ پہنچے"۔

اور اُسی کے نیچے فرماتے ہیں کہ:

"اور سید کی تعظیم بسبب جزئیتِ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اور جزئیت تابقائے اسلام باقی ہے"۔

اور اسی پر بس نہیں۔ اعلیٰ حضرت سرکار فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۹ ص ۱۳۶ پر فرماتے ہیں کہ:

"سنی سید کی بے توقیری سخت حرام ہے"۔

اب آپ سے پوچھنا یہ ہے کہ کیا آپ کے یہاں مسلک اعلیٰ حضرت اسی کا نام ہے کہ ایک سید جن کی تعظیم واجب ہے اُن کو معاذ اللہ گدھا کہا جائے۔ اور خدا اور سول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گستاخوں دشمنوں جن کی توہین فرض ہے اُن کو گدھا اور کُتا کہنے والا بے تہذیب ہے؟ معاذ اللہ رب العلمین۔

ملاجی! تمہارا کہنا ہے کہ ہم کسی کو چھوڑ نہیں رہے ہیں، ہم کسی کو سنی نہیں سمجھتے۔ ایک طرف تو تم یہ کہہ رہے ہو اور دوسری طرف تمہارے معتمد و مستند ہم سے یہ کہتے پھرتے ہیں کہ ہمت

Scanned by CamScanner

ہے تو کافر کہو۔ اگر عقل سلب نہیں ہوگئی ہے تو سمجھو کہ ہمارے احتیاط کی گواہی تمہارا معتمد دے رہا ہے "والفضل ماشهدت به الاعداء" مگر افسوس ہے تم اور تمہارے معتمد پر۔ تمہارے معتمد کافر کہلوانے پر لگے ہوئے ہیں۔ جس سے یہ امر ظاہر ہے کہ ہم کافر نہیں کہتے۔

اور تم کہتے ہو ان کے یہاں کفر سے نیچے کوئی درجہ نہیں ہے۔ تو پہلے تم اور تمہارے آقا دونوں آپس میں اتفاقِ رائے کرلو پھر بات کرو، ہاں ہماری طرف سے اپنے آقا کو یہ پیغام پہنچادینا کہ ہم ہمت سے کافر نہیں کہتے۔ شریعتِ مطہرہ کے حکم سے کافر کہتے ہیں۔ کوئی دنیوی جھگڑا تھوڑی ہے کہ ایسا کرو؟۔ ہمت سے جن لوگوں نے کافر کہا ان کا انجام کیا ہوا جانتے ہو؟ آج تک بھاگے بھاگے پھرتے ہیں اور یہ ثابت نہ کرسکے کہ کفر کلامی کیا یا کفر فقہی؟

اپنے گھر کی خبر لو:

علم کے آفتاب و ماہتاب کا دعویٰ کرنے والوں کا یہ حال کہ فتویٰ میں کفر کلامی کا دعویٰ کرتے ہیں اور جب بحث ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ "کفر کلامی نہ سہی فقہی مان لیجئے"۔ معاذ اللہ۔ ان کی علمی یتیمی اور بے اگاہی پر کن الفاظ سے ماتم کیا جائے۔

عوام اہل سنت گمراہی کے راستے پر: (معاذ اللہ)

ملا جی اپنی کتاب "ذکر خدا اور امام احمد رضا" کے ۱۳ پر لکھتے ہیں:

(۱): "اور جس کو اللہ کے ذکر میں اور اس کی عبادت میں مزہ نہ آتا ہو، بزرگوں، پیروں، ولیوں سے اس کی محبت وعقیدت ان کی نیازیں فاتحائیں، عرس و لنگر، ان کے نام کے نعرے اور ان کے نام کے جلسے جلوس سب غیر مقبول وناپسندیدہ بلکہ گمراہی کے راستے ہیں"۔

حوالہ کچھ "اور الزامات کی تردید" صفحہ ۱۸۔

نیز ملا جی اپنی کتاب "ذکر خدا اور امام احمد رضا" کے ۴۶، ۴۷ پر لکھتے ہیں:

(۲) "دیندار تو نہ رہے دین کے ٹھیکیدار بہت ہوگئے، خدا والے تو چلے گئے خدا کو بھلا

Scanned by CamScanner

کرا پنی پرستش اور پوجا پاٹ میں لگانے والے کیڑے مکوڑوں کی طرح جگہ جگہ پھیل گئے"۔

ضربِ رضا:

فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۱۵ ص ۱۷۸ پر حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں:

"جو کوئی ایسی بات کہے جس سے تمام امت کو گمراہ ٹھہرانے کی طرف راہ نکلے وہ یقیناً کافر ہے"۔

پہلی عبارت میں آنجناب نے عبادت کی نفی نہ کی، یعنی عبادت کرتے ہوں، ہاں مزہ یعنی خشوع وخضوع کا سہارا لے کر کیا صاف صاف نہ لکھا؟ کہ:

(۱) بزرگوں، پیروں ولیوں سے محبت وعقیدت گمراہی کا راستہ ہیں۔

(۲) بزرگوں پیروں ولیوں کی نیازیں وفاتحائیں گمراہی کا راستہ ہیں،

(۳) بزرگوں پیروں ولیوں کے لنگر گمراہی کا راستہ ہیں،

(۴) بزرگوں پیروں ولیوں کے نعرے گمراہی کے راستے ہیں،

(۵) بزرگوں پیروں ولیوں کے جلسے گمراہی کے راستے ہیں۔

(۶) بزرگوں پیروں ولیوں کے جلوس گمراہی کے راستے ہیں۔

اب مذکورہ بالا عبارت "فتاویٰ رضویہ شریف کہ: "جو کوئی ایسی بات کہے جس سے تمام امت کو گمراہ ٹھہرانے کی طرف راہ نکلے وہ یقیناً کافر ہے"۔ کے تناظر میں آپ کی اس عبارت پر عندالشرع کیا حکم عائد ہوگا؟

نیز آپ کی عبارتِ ثانی بھی کیا مذکورہ بالا حوالہ' فتاویٰ رضویہ شریف کی زد میں نہیں؟

حیرت ہے کہ آپ ہم کو کہہ رہے ہیں کہ ہم کسی کو سنی نہیں سمجھتے اور آپ کا یہ حال ہے کہ آپ نے علماء ومشائخ کو پوجا پاٹ کروانے والا بتادیا۔ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان "من شذ

Scanned by CamScanner

شدّ فی النار ''جو دنیا میں سب سے الگ وہ جہنم میں سب سے الگ۔ کہیں تم پر صادق نہ آجائے۔

ملاجی! کیا آپ کا حال بھی وہابیہ دیابنہ کی طرح نہیں؟ کہ وہ آج تک یہی کہتے پھرتے ہیں کہ عبارتیں کاٹ چھانٹ کر پیش کیں، کچھ کا کچھ بیان کر دیا، عبارت کے آگے دیکھیے، پیچھے دیکھیے، ہم نے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت بیان کی ہے وغیرہ وغیرہ۔ لیکن وہابیوں دیوبندیوں کو نہ ماننا تھا نہ مانے، اور تاویل پر تاویل کرتے رہے۔

فسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔

۱۰ رصفر المظفر ۱۴۳۸ھ مطابق ۱۱ رنومبر ۲۰۱۶ء

روز سنیت افروز وہابیت سوز جمعہ مبارکہ

جوہر مغفرت

محدث علی الاطلاق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''اے اللہ میرا کوئی عمل ایسا نہیں جسے تیرے دربار میں پیش کرنے کے لائق سمجھوں۔ میرے تمام اعمال فسادِ نیت کا شکار ہیں۔ البتہ مجھ فقیر کا ایک عمل محض تیری عنایت سے اس قابل اور لائق التفات ہے وہ یہ کہ

مجلس میلاد پاک

کے موقعے پر کھڑے ہو کر سلام پڑھتا ہوں اور نہایت ہی عاجزی وانکساری، محبت وخلوص کے ساتھ تیرے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر درود سلام بھیجتا ہوں۔

اے اللہ! وہ کون سا مقام ہے جہاں میلاد سے بڑھ کر تیری طرف سے خیر و برکت کا نزول ہوتا ہے۔ اس لئے ارحم الراحمین! مجھے اس کا یقین ہے کہ میرا یہ عمل رائیگاں نہیں جائے گا۔ بلکہ یقیناً تیری بارگاہ میں قبول ہوگا۔

اور جو کوئی درود وسلام پڑھے اور اس کے ذریعے سے دعا کرے وہ کبھی مسترد نہیں ہوگی''۔

(اخبار الاخیار شریف ص ۶۲ ر)

Scanned by CamScanner

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

"جب میں حسبِ ارشادِ الٰہی سیرِ سمٰوٰت سے فارغ ہوا اللہ تعالیٰ سے عرض کی: اے رب میرے! مجھ سے پہلے جتنے انبیاء تھے سب کو تُو نے فضائل بخشے۔ ابراہیم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو خلیل کیا، موسیٰ (علیہ السلام) کو کلیم۔ داؤد (علیہ السلام) کے لئے پہاڑ مُسخّر کیے، سلیمان (علیہ السلام) کے لئے ہوا اور شیاطین۔ عیسیٰ (علیہ السلام) کے لئے مُردے جلائے، میرے لئے کیا کیا؟ ارشاد ہوا، کیا میں نے تجھے ان سب سے بزرگی عطا نہ کی کہ

میری یاد نہ ہو جب تک تُو میرے ساتھ یاد نہ کیا جائے"۔ ت سبحان اللہ۔

(فتاویٰ رضویہ۔ جلد ۳۰ ص ۱۹۱)

پیشکش مظہر اعلیٰ حضرت اکیڈمی مہاراشٹر

Scanned by CamScanner